إنّ هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا ماتيسر منه

(بخاري و مسلم)

مبادی

اُصولِ قراءاتِ سبعہ و ثلاثہ

من طریق الشاطبیۃ والدرۃ

مرتّب

مولانا قاری محمد لقمان مفتاحی قاسمی

استاذ الجامعۃ الاسلامیۃ مسیح العلوم، بنگلور

مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور

إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا ماتيسر منه. (بخاری ومسلم)

مبادیٔ

اُصولِ قراءاتِ سبعہ وثلاثہ

من طریق الشاطبیۃ والدرۃ

مرتّب

مولانا قاری محمد لقمان مفتاحی قاسمی
استاذ الجامعۃ الاسلامیۃ مسیح العلوم، بنگلور

مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور

نام کتاب : مبادی اُصولِ قراءاتِ سبعہ و ثلاثہ من طریق الشاطبیۃ والدرۃ

مؤلف : مولانا قاری محمد لقمان مفتاحی قاسمی

استاذ الجامعۃ الاسلامیۃ مسیح العلوم بنگلور

صفحات : ۱۷۳

تاریخ طباعت : رجب المرجب ۱۴۳۸ھ

ناشر : مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور

موبائل نمبر : 9036701512 / 09634830797

ای میل : maktabahmaseehulummat@gmail.com

فہرس

صفحہ	عناوین	شمارہ
۱۲	انتساب	۱
۱۴	کلماتِ تائیدوتبریک	۲
۱۶	کلماتِ تائیدوتوثیق	۳
۲۰	التقریظ	۴
۲۶	التقریظ	۵
۲۹	عرضِ مرتب	۴
۳۵	نزولِ قرآن علی سبعۃ احرف	۷

۸	قراءاورفقہاءکےاختلاف کافرق	۴۰
۹	ارکانِ قراءات	۴۱
۱۰	سبعۃ احرف کاسبب اور مقصد	۴۲
۱۱	انتساب قراءورواۃ وطریق	۴۳
۱۲	رموزالانفرادوالاجتماع	۴۵
۱۳	**تعریفات**	۴۶
۱۴	**صلے کا بیان**	۴۶
۱۵	صلہ	۴۶
۱۶	ہائے ضمیر کا صلہ	۴۶
۱۷	اختلاس	۴۷
۱۸	میمِ جمع	۴۸

١٩	میم جمع کا صلہ	٨٤
٢٠	**ادغام کا بیان**	٤٩
٢١	ادغام کبیر	٤٩
٢٢	ادغام صغیر	٤٩
٢٣	**فتح، امالہ وتقلیل**	٥٠
٢٤	فتح	٥٠
٢٥	امالہ	٥٠
٢٦	امالۂ کبری وصغری	٥٠
٢٧	ممنوعاتِ امالہ	٥١
٢٨	ذوات الیاء یائی وواوی	٥٢

۲۹	**متفرقات**	۵۳
۳۰	مفصولِ عام وخاص	۵۳
۳۱	نقل	۵۳
۳۲	اشمام بالحرف	۵۴
۳۳	اشمام بالحرکت	۵۴
۳۴	مد بدل	۵۵
۳۵	تسہیل	۵۶
۳۶	تحقیق	۵۶
۳۷	ابدال	۵۷
۳۸	ادخال	۵۷
۳۹	سکتہ	۵۷

۴۰	یائے اضافت	۵۷
۴۱	یائے زائدہ	۵۸
۴۲	**مذاهب ائمۂ مختلفه**	۵۹
۴۳	بسملہ بین السورتین	۵۹
۴۴	مقدار مدِ متصل ومنفصل	۶۰
۴۵	میم جمع میں ائمہ کے مذاہب	۶۰
۴۶	تائے تانیث	۶۲
۴۷	بُیُوت میں ائمہ کے مذاہب	۶۳
۴۸	حروفِ مقطعات میں امالہ	۶۳
۴۹	ادغامِ کبیر	۶۵

۵۰	مثلین کا ادغام	٦۵
۵۱	ادغامِ مثلین کے شرائطِ اربعہ	٦٦
۵۲	متقاربین کا ادغام	٦٦
۵۳	**قواعدِ أئمة ورواة**	٦۹
۵۴	قواعدِ قالون رحمہ اللہ	٦۹
۵۵	قواعدِ ورش رحمہ اللہ	۷۱
۵٦	قواعدِ ابن کثیر مکی رحمہ اللہ	۷۹
۵۷	قواعدِ ابو عمر بصری رحمہ اللہ	۸۱
۵۸	قواعدِ دوری بصری رحمہ اللہ	۸۴
۵۹	قواعدِ سوسی رحمہ اللہ	۸۵

۶۰	قواعدِ ابن عامر شامی رحمہ اللہ	۸۷
۶۱	قواعدِ ہشام رحمہ اللہ	۸۸
۶۲	قواعدِ ابن ذکوان رحمہ اللہ	۸۹
۶۳	قواعدِ عاصم رحمہ اللہ	۹۰
۶۴	قواعدِ شعبہ رحمہ اللہ	۹۱
۶۵	قواعدِ حمزہ رحمہ اللہ	۹۲
۶۶	قواعدِ خلف رحمہ اللہ	۹۶
۶۷	قواعدِ خلاد رحمہ اللہ	۹۷
۶۸	قواعدِ کسائی رحمہ اللہ	۹۸
۶۹	قواعدِ دوری علی رحمہ اللہ	۱۰۱
۷۰	کسائی رحمہ اللہ کے لیے وقفاً ہائے تانیث میں امالہ کا بیان	۱۰۲

۷۱	**ھمزتین کا بیان**	۱۰۴
۷۲	ہمزتین فی کلمۃٍ متفق الحرکۃ فی الفتحہ	۱۰۴
۷۳	ہمزتین فی کلمۃ ،اول مفتوح ،ثانی مکسور	۱۰۵
۷۴	ہمزتین فی کلمۃ ،اول مفتوح ،ثانی مضموم	۱۰۶
۷۵	ہمزتین فی کلمتین متفق الحرکۃ مفتوحتین	۱۰۷
۷۶	متفق الحرکۃ مضمومتین	۱۰۷
۷۷	متفق الحرکۃ مکسورتین	۱۰۸
۷۸	ہمزتین فی کلمتین مختلف الحرکۃ	۱۰۹
۷۹	استفہام مکرر	۱۱۱
۸۰	امام حمزہ و ہشام رَحِمَهُمَا اللّٰهُ کے لیے وقفاً تخفیفِ ہمزہ کا بیان	۱۱۳

۸۱	**أئمۂ سبعہ اور ان کے رواۃ کا مختصر تذکرہ**	۱۱۸
۸۲	امام نافع مدنی رحمہ اللہ	۱۱۸
۸۳	قالون رحمہ اللہ	۱۱۹
۸۴	ورش رحمہ اللہ	۱۲۰
۸۵	امام عبداللہ بن کثیر مکی رحمہ اللہ	۱۲۰
۸۶	بزی رحمہ اللہ	۱۲۱
۸۷	قنبل رحمہ اللہ	۱۲۲
۸۸	امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ	۱۲۲
۸۹	دوری رحمہ اللہ	۱۲۳
۹۰	سوسی رحمہ اللہ	۱۲۴

۹۱	امام عبداللہ بن عامر شامی رحمہ اللہ	۱۲۴
۹۲	ہشام رحمہ اللہ	۱۲۵
۹۳	ابن ذکوان رحمہ اللہ	۱۲۶
۹۴	امام عاصم کوفی رحمہ اللہ	۱۲۶
۹۵	شعبہ رحمہ اللہ	۱۲۷
۹۶	حفص رحمہ اللہ	۱۲۷
۹۷	امام حمزہ کوفی رحمہ اللہ	۱۲۸
۹۸	خلف رحمہ اللہ	۱۳۹
۹۹	خلاد رحمہ اللہ	۱۳۹
۱۰۰	امام کسائی کوفی رحمہ اللہ	۱۳۰
۱۰۱	ابوالحارث رحمہ اللہ	۱۳۰

۱۰۲	دوری علی رحمۃ اللہ	۱۳۱
۱۰۳	قرائے سبعہ	۱۳۱
۱۰۴	**اجراء کی تعریف اور اس کے اقسام**	۱۳۳
۱۰۵	اجراء	۱۳۳
۱۰۶	افراد	۱۳۳
۱۰۷	جمع	۱۳۳
۱۰۸	جمع وقفی	۱۳۴
۱۰۹	جمع عطفی	۱۳۴
۱۱۰	جمع حرفی	۱۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

اس مشفق ومہربان ہستی کے نام،جن کی مشفقانہ تعلیم وتربیت،رہبری وہدایت ،دوررس فکرسازی نے قرآن اوراس معزز علم کو حاصل کرنے کے لیے مجھ ناچیزکاانتخاب کیااورآخری لمحے تک اس سلسلے میں رہبری ورہنمائی فرماتے رہے،آپ رحمہ اللہ کی تربیت نے مجھ حقیر وفقیرکو شریعت اسلامیہ اورعلوم دینیہ کی خدمت کے لائق بنایا۔

اس سے میری مرادمیرے والدِ ماجدمولانا قاری محمد فضل الرحمان صاحب رحمہ اللہ ،سابق استاذ دارالعلوم صدیقیہ، میسور ہیں،جنہوں نے ۲۲؍صفر۱۴۳۲ھ بہ مطابق ۲۷؍

جنوری ۲۰۱۱ء بہ روز جمعرات ایک طویل علالت کے بعد اللہ اللہ کرتے ہوئے اس دار الفنا سے منہ موڑ کر دار البقا کی طرف کوچ فرمایا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے منور کرے اور جنت الفردوس میں ان کو ٹھکانہ عطا فرمائے۔ آمین

عمر بھر تیری محبت میری خدمت گر رہی
میں تیری خدمت کے قابل جب ہوا تو چل بسا

کلماتِ تائید وتبریک

تھانویٔ وقت حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مدظلہ
بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور

زیرنظر رسالہ ''مبادیٔ اصولِ قراءت سبعہ وثلاثہ من طریق الشاطبیۃ والدرۃ'' طالبینِ فنِ قراء کوقراءتِ سبعہ وثلاثہ کے بنیادی اصول سے آگاہی بخشنے کی غرض سے مرتب کیا گیا ہے، جو بہت مختصر ہونے کے باوجود اپنے موضوع پر حاوی وجامع ہے۔

مؤلفِ رسالہ مولانا قاری ومقری لقمان صاحب

استاذِ قراءت جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور ایک خوش الحان و مجود قاری ہیں، جو اس فن کا صاف ستھرا ذوق رکھتے ہیں۔ آپ نے اپنے اساتذۂ کرام کی مہارت سے استفادہ کرتے ہوئے ان کے مرتب کردہ اصول کو معتبر کتب کی روشنی میں جمع کر دیا ہے، جو طلبۂ کرام کے لیے نہایت مفید اور دلچسپ ہے۔

دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مرتب کے مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور طلبا کے لیے اس کو مفید فرمائے۔

محمد شعیب اللہ خان

مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور

کلماتِ تائید و توثیق

استاذ القراء والمجودین القاری المقری مولانا مفتی قاری محمد ایوب انصاری صاحب مدظلہ

شیخ القراء شعبۂ قراءت وتجوید مدرسہ مفتاح العلوم، میل وشارم

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ بلاشبہ علمِ قراءتِ سبعہ وعشرۂ متواترہ، علومِ قرآنی میں قدیم ترین اور اشرف علم ہے، دورِ اول اور اس سے قریب ادوار میں اس افضل ترین علم کے ساتھ وہی اعتنا تھا، جس کا حقیقۃً یہ علم مستحق ہے اور

متقدمین حضور ﷺ کے فرمان ''خَیرُکُم مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ'' کے پیشِ نظر قراٰتِ سبعہ وعشرہ سیکھنے سکھانے کا بہت اہتمام کرتے تھے۔

لہذا اگر ہم فنِ قراءت کے تدوینی دور کا مطالعہ کریں گے، تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ائمۂ قراءتِ سبعہ وعشرہ نے کیسی جان فشانی کے ساتھ اس علم کی حفاظت کی ہے اور ایک ایک قراءت کو پہنچانے میں کیسے ضبط واحتیاط کا معاملہ اپنایا ہے؛ لیکن جوں ہی دورِ اول سے بعد ہوتا گیا، تو اس علم سے بے اعتنائی بڑھتی گئی، حتی کہ اس علم پر خدمت کرنے والے گنتی کے چند ہوگئے اور ویسے بھی موجودہ دور میں تو اس سے اور بھی زیادہ بے تعلقی اور عدمِ ممارست ہوگئی۔ ایسے نازک

ماحول میں عزیزم مولوی قاری محمد لقمان مفتاحی قاسمی زید مجدہ نے ایک کتاب بہ نام: ''مبادیٔ اصول قراءتِ سبعۃ وعشرہ من طریق الشاطبیۃ والدرۃ'' لکھی۔ مؤلف موصوف ہمارے مدرسے ہی کے ایک فرزند ہیں، جن کی دوران تحصیلِ علم اس فن سے مکمل مناسبت تھی، اوران کا اس فن سے خاص لگاؤ بھی تھا، مؤلف کی اس کتاب کو بندہ نے اپنی بے مائیگی اور کم علمی کے احساس کے ساتھ از اول تا آخر مطالعہ کیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ بہت آسان اور جامع کتاب پا یا، جس میں اس فن سے مناسبت رکھنے والے مبتدی طلبہ کے لیے خصوصاً اور سبھی کے لیے عموماً قراءتِ سبعہ وعشرۂ متواترہ سے متعلق چند بنیادی اور کارآمد اصولوں کو مؤلف موصوف نے بڑی عرق ریزی کرکے جمع کیا۔ راقم الحروف بہ

صمیمِ قلب مبارک باد پیش کرتا ہے کہ مؤلف موصوف نے شب وروز محنت کر کے اپنے نامۂ اعمال کو روشن وتاب ناک بنایا اور اصولی باتوں کو لکھ کر اس فن کو آسان کر دیا اور قراءتِ سبعہ وعشرہ کی ترویج کو اسہل بنایا۔

دعا ہے کہ پروردگارِ عالم عزیزم کی اس خدمت کو قبولِ عام کی دولت سے نوازے اور اپنی بارگاہ میں اسے حسنِ قبول عطا فرمائے۔

محمد ایوب انصاری عفی عنہ

مؤرخہ: ۵ ذیقعدہ ۱۴۳۳ھ

بہ مطابق ۲۲ ستمبر ۲۰۱۲ء

التقریظ

استاذ القراء والمجودین القاری المقری حضرت مولانا قاری آفتاب صاحب دام اقبالہم

استاذ الاساتذہ دار العلوم، دیوبند

حامدا ومصلیا وبعد

بہ موجبِ ارشادِ باری ''وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلاً'' قرآن کریم کو ترتیل کے ساتھ پڑھنا نہایت ضروری ہے، یعنی قرآن کریم کو صحیح مخارج سے تمام صفات کی رعایت کرتے ہوئے پڑھنا اور ادا کرنا ہر انسانِ عاقل، بالغ مرد وعورت پر ضروری ہے، اس لیے ضرورت اس بات کی

ہے کہ بچے کو شروع سے ہی اس بات کا عادی بنایا جائے اورابتدا سے ہی کسی اچھے استاذ سے پڑھوایا جائے، جو خود بھی اچھی ادائیگی پر قادر ہو۔ اللہ رب العزت نے اس قرآن کریم کو نازل فرما کراس کی ہمہ جہت حفاظت کی ذمے داری بھی خود اپنے ذمے لی ہے اور اس وعدۂ حفاظت کو پورا کرنے کے لیے اپنے مخصوص بندوں میں سے مخصوص حضرات کواس کام کے لیے کھڑا کیا؛ تا کہ مختلف پہلوؤں سے اس ذمے داری کے فریضے کو بہ حسن وخوبی انجام دیں۔ انہیں میں سے ایک جماعت حفاظ و قراء کی بھی ہے، جوالفاظ کے ساتھ ساتھ اس کی صحیح ادا کی حفاظت کا کام انجام دے رہی ہے، جن پر معانی و مطالب کی صحت کا دار و مدار ہے،قرآن کریم کو چوں کہ

فصیح ترین عربی میں نازل ہوا ہے، اور اس زبان کی نزاکت وحساسیت کا عالم یہ ہے کہ اس کے حروف کی ادائیگی میں معمولی فرق سے مفہوم بدل جاتے ہیں اور الفاظ اپنے معانی کھودیتے ہیں۔

اس اہم اور بنیادی رخ کی حفاظت کے لیے علمائے مجودین، ماہرین ومحققین نے شب وروز اپنی محنتوں کو اس فن کی تدوین پر صرف کیا، اور ایسے اصول وضوابط مدون فرمائے، جن کی روشنی میں قرآن کریم کے الفاظ کی ادائیگی اور تلاوت مع سبعۂ احرف کے ٹھیک اسی انداز پر ہوسکے، جن پر یہ نازل ہوا۔ اور خود نبی کریم ﷺ نے بھی اسی طرح اس کی تلاوت فرمائی اور اپنے صحابہ کو بھی سکھایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ صدیاں گذر جانے کے

باوجود بھی قرآنِ مجید کے حروف کے اصوات واداء اپنی جملہ صفات وکمالات کے ساتھ جوں کی توں محفوظ ہیں اوران شاء اللہ تا قیامِ قیامت یہ سلسلہ اسی طرح جاری وساری رہے گا۔

الحمدللہ ہمارے اس دور میں بھی اس فن کی طرف خوب خوب اعتنا ہے اوراس فن کے ماہرین اپنی اپنی تحقیقات اور تجربات کی روشنی میں فنِ تجوید وقرأت کے حصول کو آسان سے آسان تر بنانے کی سعی فرمارہے ہیں۔اسی سلسۃ الذہب کی ایک کڑی زیرِنظر یہ کتاب بھی ہے جو"مبادیٔ اصولِ قراءت سبعہ وثلاثہ من طریق الشاطبیۃ والدرۃ" کے نام سے موسوم ہے،جس کو ہمارے لائقِ صداحترامِ فاضلِ نوجوان عزیزم قاری ومقری محمد

لقمان صاحب قاسمی استاذِ تجوید وقراءت مدرسہ مسیح العلوم، بنگلور نے اپنے شب وروز کی جدوجہد اور تدریسی تجربات کی روشنی میں ''الدرة المضیہ'' کے مضامین کے حصول وفہم کو زیادہ سے زیادہ آسان کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔قاری صاحب موصوف نے بڑے ہی بیدار مغز ہوکر اس کتاب میں مذکور تمام مسائل کو بہت اچھی طرح عام فہم انداز میں حل کیا ہے اور کلمے میں قرائے کرام کے اختلاف کو معتبر کتابوں کی مراجعت کی مدد سے اچھی طرح واضح کر دیا ہے۔ بندہ قلتِ وقت کی بنیاد پر تمام مضامین کو باغور نہیں دیکھ سکا؛ البتہ اکثر مضامین کو غائرانہ نظر سے دیکھا ہے،بعض جگہ جزوی تصحیح بھی کی ہے، تاہم ناظرین اور شائقین لحن قراءت کے لیے اس کو بے حد

مفید پایا، قاری صاحب موصوف نے مزید ہمارے اوپر احسان کرتے ہوئے اس کتاب کو جیب کے سائز چھاپ نے کا ارادہ فرمایا ہے، جس سے ان شاء اللہ مزید آسانی ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کی اس سعی جمیل کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اس کتاب کو خاص وعام کے لیے مفید تر بنائے۔
آمین یارب العلمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

حررہ آفتاب امروہی

خادم طلبۂ شعبۂ تجوید وقراءت دار العلوم، دیو بند

۱۷ ر صفر المظفر ۱۴۳۸ھ بہ روز جمعہ

التقریظ

حضرت مولانا قاری مفید الاسلام صاحب فلاحی
ناظم مکتبۂ قراءت اکیڈمی

الحمدللہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد:

علوم دینیہ میں علمِ قراءت کو ایک خاص مقام و اہمیت حاصل ہے، اسی فضل خاص کے پیشِ نظر علمائے سلف ہر زمانے میں اس کی قابل قدر ہی نہیں بل کہ قابل فخر خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء؛ لیکن موجودہ زمانے میں اس مبارک

علم کی جانب التفات بہت کم ہوگیا ہے، یہاں تک کہ اکثر مدارس عربیہ میں اس کو ثانوی؛ بل کہ اس سے بھی بعد کا درجہ حاصل ہے، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ان قرائے کرام کو جو دن رات ایک کرکے اس فن کی اشاعت میں (قرائۃً و کتابۃً) لگے ہوئے ہیں اور اس کے لیے ہر طرح کی کوشش کر رہے ہیں، من جملہ ان قراء میں سے عزیز مکرم جناب قاری محمد لقمان صاحب، میسوری بھی ہیں، جنہوں اس فن کی اشاعت کے لیے "مبادیٔ اصولِ قراءت سبعہ وثلاثہ من طریق الشاطبیۃ والدرۃ" مرتب فرمائی۔ میں نے اس کتاب کو واٹ ساپ پر مختلف مقامات سے دیکھا، الحمد للہ طلبہ کے لیے آسان ومفید پایا اور طرزِ بیان ماشاء اللہ بہت خوب ہے، مجھے امید ہے

کہ طلبائے کرام اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو مفید اور مقبولِ انام بنائے اور مؤلف کو مزید حوصلہ عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم

حررہ: محمد مفید الاسلام فلاحی

27,3,17

عرض مرتب

اللہ کے فضل و کرم اور حضراتِ اساتذہ کی توجہات اور دعاؤں سے بندے کو فنِ قراءت سے مناسبت؛ بل کہ والہانہ تعلق پیدا ہوگیا اور فراغت کے بعد حضرات اساتذہ کے مشورے اور حکم سے جنوبِ ہند کی مشہور و مقبول دینی درس گاہ جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور (جو تھانوی وقت حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب کی محنتوں اور کوششوں سے آج جنوب میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور علمائے دیوبند کا بے باک ترجمان ہے) میں خدمت کا موقع اور حضرت مہتمم صاحب سے استفادہ کا موقع نصیب ہوا۔

میرے ذوق اور مذاق کے مطابق یہاں میرا تقرر بہ حیثیت استاذِ قراءت ہوا۔ میں نے یہاں طلبہ کو پڑھانے کے لیے اپنے اساتذہ کا طرز اختیار کیا اور ”اصولِ شاطبیہ ودرّہ“ کے قواعد مختصر انداز میں ازبر کروانے کے لیے میں اپنے اساتذہ حضرت مولانا مفتی قاری محمد ایوب صاحب، حضرت مولانا قاری مطہر صاحب اور حضرت مولانا قاری نثار صاحب دامت برکاتہم (اساتذۂ قراءت مفتاح العلوم، میل وشارم) کے مرتب کردہ دو نسخوں کو استعمال کرتا رہا، دورانِ تدریس طلبہ کی سہولت کے پیشِ نظر دونوں نسخوں کو جمع کرنے اور ان قواعد کے علاوہ کچھ اور اہم اور ضروری باتیں جمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی، تو میں نے ان مذکورہ اساتذہ کے مشورے سے کام شروع کیا۔

بندے نے یہ کتاب دراصل اپنے انہیں تین مشفق
اساتذہ کے نسخوں کو پیش نظر رکھ کر ترتیب دی ہے اور اس کو
ائمہ کی ترتیب پر مرتب کیا ہے؛ تاکہ ہر امام اور راوی کے
قواعد الگ الگ ذہن نشین ہو جائیں نیز دونوں نسخوں
کے قواعد کو اسی طرز پر مرتب کیا اور مزید ضروری اضافے
بھی کئے اور احتیاطاً فن کی دیگر کتب شاطبیہ، الدرۃ
المضیۃ، عنایاتِ رحمانی، اتحاف فضلاء البشر، البدور الزاہرۃ،
شرحِ سبعہ، غیث النفع، احیاء المعانی، الفوائد المحبیہ،
اصول القراءات، حضرت قاری جمشید صاحب دام اقبالہم
شیخ القراء دارالعلوم دیوبند، عمدۃ الشغف اور عشرۂ قرآن
مؤلفہ حضرت مولانا قاری ابوالحسن اعظمی مدظلہ العالی بھی
پیش نظر رکھیں اور ان سے مراجعت کی۔

الحمدللہ بندے نے اس رسالہ کو طلبہ کے لیے مفید سے مفید تر بنانے کی کوشش کی ہے اور ساتھ ہی اختصار سے کام لیتے ہوئے طول لاطائل سے احتراز کیا ہے۔ تکمیل کے بعد ان مشفق اساتذۂ کرام اور استاذ الاساتذہ دار العلوم دیوبند حضرت مولانا قاری آفتاب صاحب مدظلہ سے نظرِ ثانی کی درخواست کی تو انہوں نے اپنی گونا گوں مصروفیات ومشغولیات کے باوجود نظر ثانی کی زحمت فرمائی اور مفید ہدایات سے نوازا؛ لہذا میں ان اساتذہ کا دل کی گہرائیوں سے شکر گذار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ امت پر تادیر قائم فرمائے اور اپنی رضا کا پروانہ عطا فرمائے۔

نیز میرے رہبر و رہنما، مربی ومحسن حضرت اقدس مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب دامت برکاتہم

کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ میری ادنیٰ گذارش پر رسالہ پر نظر فرما کر نہ صرف اپنے تائیدی وتبریکی کلماتِ عالیہ سے نوازا؛ بل کہ جامعہ کی جانب سے اس کی اشاعت کا بھی نظم فرما کر بندہ کی بے حد ہمت افزائی فرمائی۔

فجزاه الله عنا وعن جميع المسلمين و أطال ظله على الأمة بالسلامة.

نیز میں اپنے رفقا جناب احمد سعید صاحب اور مولانا خالد خان قاسمی صاحب (اساتذۂ جامعہ مسیح العلوم) کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی ترتیب و تنسیق اور تیاری وتزئین میں میرا بے حد تعاون فرمایا۔

فجزاهما الله تعالى خير الجزاء في الدنيا والآخرة.

اخیر میں قارئین سے گذارش ہے کہ اگر کہیں سہو و

خطا پائیں، تو ضرور آگاہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کے دربارِ عالی میں بندہ دست بہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ! اس رسالے کو اپنی بے انتہا رحمت سے شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور طلبہ کے لیے مفید اور بندے، اس کے والدین اور حضراتِ اساتذۂ کرام کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

یارب العالمین

محمد لقمان

خادمِ جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نزول قرآن علی سبعۃ احرف

امیر المومنین سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑھتے دیکھا، تو پوچھا کہ یہ سورت تم نے کس سے پڑھی ہے؟ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دیا، میں ان کو بارگاہِ رسالت لے گیا اور واقعہ عرض کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سے سن کر تصویب فرمایا اور فرمایا: ''اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ

أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ" یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، پس ان میں سے جو تمہارے لیے آسان ہو، اس سے پڑھ لو، اس حدیث کے راوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (۱)

سبعۃ احرف میں تقریباً چالیس اقوال ہیں؛ لیکن علامہ دانی رحمہ اللہ، اکثر محققین اور جمہور اہلِ ادا کی رائے پر سات حروف سے سات لغات مراد ہیں؛ البتہ ان تین باتوں پر تمام اہلِ ادا کا اجماع ہے۔

(۱) جِبرِیلَ، اَرجِهْ، هَیهَاتَ، هَیتَ لَکَ، اُفٍّ وغیرہ قلیل کلمات کے علاوہ ہر ایک کلمہ سات طرح نہیں پڑھا جاتا۔

(۱) بخاری ۲:۷۴۷/ مسلم: ۲۷۲

(۲) قرائے سبعہ کی قراءتیں بھی سات حروف میں داخل ہیں۔ (۱)

(۳) عوام کے گمان کے موافق ان سات سے قرائے سبعہ کی قراءتیں نہیں ہیں؛ کیوں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سات حروف کی حدیث ارشاد فرمائی تھی، اس وقت قرائے سبعہ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ (۲)

تنبیہ: قراءاتِ سبعہ تیسیر اور شاطبیہ پر منحصر نہیں ہیں اور مصاحفِ عثمانیہ ساتوں حروف پر حاوی ہیں۔ (۳)

---

(۱) شرح سبعہ: ۱/۱۱۲

(۲) عنایاتِ رحمانی: ۱/۴۱، شرح سبعہ: ۱/۱۱۷

(۳) شرح سبعہ: ۱/۱۲۳، عنایاتِ رحمانی: ۱/۴۵

یہ اختلافات مجموعی اعتبار سے تین قسموں پر ہیں:

(۱)صرف لفظاً تغیر ﴿عَلَيْهِمْ عَلَيْهُمْ﴾ (۲)لفظاً و معنیً تغیر ﴿قُلْ رَّبِّ، قٰلَ رَبِّ﴾ (۳)لفظاً و معنیً متحد تلفظ کی کیفیت میں تبدیلی۔ جیسے: صلہ، عدمِ صلہ، تغلیظ لام وغیرہ۔ (۱)

اختلافِ قراءت کی سات نوعیّتوں کے بارے میں سب محققین متفق ہیں؛ البتہ قراءت کے استقراء کے باعث نوعیت کی تعیین میں معمولی سا فرق ہے۔ یہاں ابوالفضل راضی رَحِمَہُ اللہُ کا استقراء نقل کیا جاتا ہے۔

قراءت کا اختلاف سات اقسام پر منقسم ہے:

(۱)اسماء کا اختلاف (واحد، تثنیہ و جمع، تذکیر و تانیث)

---

(۱) عنایاتِ رحمانی:۱/۴۵

﴿كَلِمَتُ رَبِّكَ ، كَلِمٰتُ رَبِّكَ﴾ (۲) افعال کا اختلاف ﴿قٰلَ رَبِّی،قُلْ رَبِّی﴾ (۳) وجوہِ اعراب کا اختلاف ﴿بِالبُخُلِ ، بِا لبَخْلِ ﴾ (۴) الفاظ کی کمی اور زیادتی کا اختلاف ﴿مِنْ تَحْتِهَا الاَ نْهٰرِ، تَحْتَهَا الاَ نْهٰرُ (۵) تقدیم وتاخیر کا اختلاف ﴿فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ فَيُقْتَلُوْن وَيَقْتُلُوْنَ﴾ (٦) بدلیت کا اختلاف ﴿نُنْشِزُهَا، نُنْشِرُهَا﴾ (۷) لہجوں کا اختلاف جس میں تفخیم وترقیق، فتح، امالہ و تقلیل، قصرو مدوغیرہ داخل ہیں۔ (۱)

(۱) عشرہ قرآن:۱۸،عنایاتِ رحمانی:۱/۴۳

قراء اور فقہاء کے اختلاف کا فرق

فقہا کا اختلاف اجتہادی ہوتا ہے اور قراءت کا اختلاف روایتی ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے فقہا کی وجوہِ اختلافی میں سے نفس الامر میں ایک حق اور صواب ہے اور ہر مذہب دوسرے کی نسبت سے صواب ہے؛ مگر خطا کا احتمال رکھتا ہے اور قراءت کے وجوہِ اختلافی میں سے نفس الامر میں ہر ایک صواب، حق، منزل من اللہ، قرآن مجید اور کلام اللہ ہے، جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ (۱)

(۱) عنایاتِ رحمانی: ۱/۲۶، الفوائد المحسبیہ: ۲۰

ارکان قراء ت

ارکان قراءت تین ہیں:

(۱) قواعدِ نحویہ کی مطابقت۔

(۲) رسم الخط کی موافقت۔

(۳) اسنادِ صحیحہ متصلہ کی متابعت۔

بعض متاخرین کے نزدیک روایت کا متواتر ہونا بھی شرط ہے۔ (۱)

(۱) احیاء المعانی:۲۳

سبعة احرف کا سبب اور مقصد

خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی بعثت برخلاف دیگر انبیا و رسل علیہم السلام کے قیامت تک کے لیے اور سارے عالم اور تمام اقوامِ عالم کے لیے تھی اور قرآن لغتِ عرب میں نازل ہوا تھا، لغات جدا جدا تھے، زبانیں متفرق تھیں، لغت واحد، پر قراءت کا حکم تکلیف مالا یطاق ہوتا، اس کے علاوہ دیگر مصالح بھی تھے؛ لہذا امت کی سہولت و آسانی کے پیشِ نظر قرآن کا نزول سبعة احرف پر ہوا۔ (۱)

(۱) عشرہ قرآن: ۱۸، مسلم شریف: ۱/ ۲۷۳، ترمذی: ۲/ ۱۱۸

انتساب قراء ورواۃ وطریق

اختلاف قراءت کی نسبت قاری (امام نافع رحمہ اللہ) کی طرف ہو، تو قراءت۔ راوی (قالون رحمہ اللہ) کی طرف ہو، تو روایت۔ راوی کے شاگرد کی طرف ہو، تو طریق (شاطبی رحمہ اللہ) کہتے ہیں۔

فائدہ: لہذا جو اختلاف قراء ورواۃ اور طریق سے ثابت ہو، جن اختلافی وجوہ پر تمام قراء کا اتفاق نہ ہو، اس کو خلافِ واجب کہتے ہیں۔ جیسے: مدِ بدل کی وجوہِ ثلاثہ (طول، توسط، قصر) (۱)

---

(۱) عنایاتِ رحمانی: ۱/ ۱۸، عشرہ قرآن: ۱۸، ۱۹، شرحِ سبعہ: ۱/ ۳۷

تنبیہ: اس قسم کے تمام اختلافات کا جمع الجمع میں پڑھنا واجب اور ضروری ہے۔

فائدہ: جن اختلافی وجوہ پر تمام قراء کا اتفاق ہو، وہ خلافِ جائز کہلاتے ہیں۔ جیسے: مدِ عارض کی وجوہِ ثلاثہ (طول، توسط، قصر)

تنبیہ: اس قسم میں کسی ایک وجہ کا پڑھ لینا کافی ہے؛ بل کہ تمام وجوہ کا جمع کرنا معیوب ہے؛ البتہ افہام وتفہیم کے لیے ہو، تو کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: اجرائے قراءت کرتے وقت دو راویوں کے درمیان اختلاف ہو، تو راوی کا نام لیا جائے گا؛ ورنہ امام کا نام لیا جائے گا۔ (۱)

---

(۱) شرحِ سبعہ: ۱/ ۲۷۳، عنایاتِ رحمانی: ۱/ ۱۸

رموز الاجتماع		رموزالانفراد	
الکوفیون (عاصم حمزہ کسائی)	ث	نافع مدنیؒ	ا
القراء السبعة ماعدا نافع	خ	قالونؒ	ب
الکوفیون وا بن عامر	ذ	ورش	ج
الکوفیون وابن کثیر	ظ	ابن کثیر مکیؒ	د
الکوفیون وابوعمرو	غ	بزیؒ	ہ
حمزہ کسائی	ش	قنبلؒ	ز
حمزہ کسائی شعبة	صحبة	ابوعمر بصریؒ	ح
حمزہ کسائی حفص	صحاب	دوریؒ	ط
نافع وابن عامر	عم	سوسیؒ	ی
نافع وابن کثیروابوعمرو	سما	ابن عامر شامیؒ	ک
ابن کثیروابوعمرو	حق	ہشامؒ	ل
ابن کثیروابوعمروو ابن عامر	نفر	ابن ذکوانؒ	م
نافع وابن کثیر	حرمی	عاصم کوفیؒ	ن
الکوفیون ونافع	حصن	شعبہؒ	ص
		حفصؒ	ع
		حمزہ کوفیؒ	ف
		خلفؒ	ض
		خلادؒ	ق
		الکسائی کوفیؒ	ر
		ابو الحارثؒ	س
		دوری علیؒ	ت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقَدِّمَۃ

تعریفات

صلے کا بیان

صلہ: کسرے کو اتنا کھینچنا کہ یائے مدہ پیدا ہو جائے اور ضمے کو اتنا کھینچنا کہ واوِ مدہ پیدا ہو جائے۔ جیسے: فِیْہِ، عَنْہُ، عَلَیْکُمْ.

ھائے ضمیر کا صلہ: ہائے ضمیر (واحد مذکر غائب) کا ماقبل و مابعد ساکن ہو یا ماقبل متحرک و ما بعد ساکن ہو، تو بالاتفاق عدمِ صلہ ہوگا۔ جیسے: مِنْہُ الْمَآءِ، وَیُعَلِّمُہُ الْکِتَابَ.

جس ہائے ضمیر کا ماقبل و مابعد متحرک ہو، تو اس میں بالاتفاق صلہ ہوگا۔ جیسے: مِنْ رَبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ سوائے "يَرْضَهُ لَكُمْ" کے۔

فائدہ: جس ہائے ضمیر (واحد مذکر غائب) مکسور یا مضموم کے ماقبل ساکن اور مابعد متحرک ہو، تو ابنِ کثیر مکی رحمہ اللہ ایسی تمام جگہوں میں (وصلاً) صلہ کرتے ہیں۔ جیسے: فِيْهِ هُدًى. (۱)

اختلاس: دو تہائی حرکت ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ اگر یہ صلے کے مقابل آئے، تو پوری حرکت مراد ہوتی ہے۔ مثلاً: نُؤْتِهٖ مِنْهَا سے نُؤْتِهِ مِنْهَا. (۲)

(۱) شاطبیہ: ۱۴، شرحِ سبعہ: ۱/ ۲۰۶

(۲) شاطبیہ: ۱۴، حاشیۂ شرحِ سبعہ: ۱/ ۲۰۶

میمِ جمع : اس میم کو کہتے ہیں، جو ہائے کنایہ ﴿ھم﴾ اور کاف ﴿کم﴾ وتائے خطاب ﴿تم﴾ کے بعد آتا ہے، اس کی اصل حرکت ضمہ ہے۔ جیسے: عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ؛ لیکن مابعد متحرک ہو، تو اس کو تخفیفاً ساکن پڑھتے ہیں۔

میمِ جمع کا صلہ : میمِ جمع کے ماقبل ومابعد متحرک ہو، تو صلہ کرنے والے ائمہ اس میمِ جمع کی حرکت کو باقی رکھ کر مابعد ایک واوِ مدہ زیادہ کر کے پڑھتے ہیں۔ جیسے: عَلَیْکُمُوْ اَنفُسَکُم. (۱)

(۱) شاطبیہ: ۱۰، شرحِ سبعہ: ۱/۲۰۴

ادغام کا بیان

ادغـــامِ کبیــر : ایک حرفِ متحرک کو ساکن کرکے دوسرے حرفِ متحرک میں ملاکر مشدد پڑھنے کو ادغامِ کبیر کہتے ہیں۔ جیسے: قِيلَ لَّهُمْ.

ادغـــامِ صغیـر: ایک حرفِ ساکن کو دوسرے حرفِ متحرک میں ملاکر مشدد پڑھنے کو ادغامِ صغیر کہتے ہیں۔ جیسے: قُلْ رَّبِّى. (۱)

(۲) شاطبیہ:۱۰

فتح، امالہ وتقلیل

فتح : الف ماقبل مفتوح خالص انفتاحِ فم وصوت کی ادا کو فتح کہتے ہیں۔جیسے:مُوسٰی، کُبرٰی.

امالہ : فتحے کو کسرے کی طرف اور الف کو''یا'' کی طرف مائل کر کے پڑھنے کو امالہ کہتے ہیں۔جیسے: مُوسٰی، کُبرٰی.

امالہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) امالۂ کبری (۲) امالۂ صغری (۳) امالہ بالحرکت (فتحے کو کسرے کی طرف مائل کرنا) یَرَی الَّذِیْنَ. (۱)

امالۂ کبری وصغری: فتحے کا میلان کسرے کی طرف اور الف کا میلان''یا''طرف زیادہ ہو، تو امالۂ کبری ورنہ امالۂ صغری ہوگا۔مثلاً:مُوسٰی، کُبرٰی.

---

(۱) شاطبیہ:۲۴

فائدہ: امالۂ کبریٰ کو اضجاع، امالۂ محضہ اور امالۂ کثیرہ قویہ بھی کہتے ہیں۔ امالۂ صغریٰ کو تقلیل، بین اللفظین، بین بین، امالۂ قلیلہ اور ضعیفہ بھی کہتے ہیں؛ البتہ مطلق امالہ بولتے ہیں، تو امالۂ کبریٰ ہی مراد ہوتا ہے۔ (۱)

ممنوعاتِ امالہ: یا سے بدلے ہوئے وہ تمام آخری الفات (الفِ متطرفہ) اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائیں، تو امالہ نہ ہوگا۔ مثلاً: **مُوسَی الْكِتٰب، يَرَى الَّذِيْنَ**؛ لیکن سوسی رحمہ اللہ کے نزدیک اس حالت میں صرف ذوات الراء میں بالخلف امالہ ہوگا۔

تنبیہ: سوسی رحمہ اللہ کے لیے بالخلف امالہ کے لیے شرط یہ ہے کہ را کے بعد یا کتابت کی شکل میں

---

(۱) شاطبیہ:۲۴، احیاء المعانی:۶۵

موجود ہو ﴿ذِكْـرَى الـدَّار﴾ اگر نہ ہو ﴿اَوَلَـمْ يَرَ الَّذِيْنَ﴾ تو سوسیؒ کے لیے صرف فتحہ ہی ہے۔(۱)

تنبیہ: پانچ کلمات امالے سے مستثنٰی ہیں۔ جیسے: لَدٰی، اِلٰی، حَتّٰی، عَلٰی اور مَازَکٰی. (۲)

ذوات الیا کی دو قسمیں ہیں۔(۱) یائی (۲) واوی

ذوات الیا یائی وواوی: جن کا آخری الف اصل کے اعتبار سے "یـا" ہو، تو یائی؛ اگر واو ہو، تو واوی (ان اسماء کی تثنیہ بنانے سے یائی اور واوی واضح ہو جائے گا) جیسے: یائی: هُـدٰی، هَـدٰی، هَـوٰی.

واوی: سَجٰی، رِبوٰا، تَلٰیهَا، طَحٰیهَا. (۳)

---

(۱) شرحِ سبعہ: ۱/ ۲۸۰

(۲) شاطبیہ: ۲۴

(۳) عنایتِ رحمانی: ۱/ ۴۵۶

متفرقات

مفصولِ عام وخاص: حرفِ صحیح ساکن (غیر مدہ) کے بعد ہمزۂ قطعیہ متحرکہ دوسرے کلمے میں واقع ہو، تو اس کو مفصولِ عام (ساکنِ منفصل) کہتے ہیں۔ مثلاً: مَنْ اٰمَنَ، خَلَوْا اِلٰی.

اگر ہمزہ لامِ تعریف کے بعد ہو، تو اس کو مفصولِ خاص (ساکنِ متصل) کہتے ہیں۔ مثلاً: اَلْاَرْضُ. (۱)

نقل: مفصولِ عام اور مفصولِ خاص (ساکنِ متصل ومنفصل) میں ہمزے کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے کر ہمزے کو حذف کر دینے کو نقلِ حرکت کہتے ہیں؛ بہ شرطے کہ ہمزے سے پہلے ساکن میم جمع نہ ہو۔

(۱) الفوائد المحبیۃ:۴۴،البدور الزاہرۃ:۱۹

﴿عَلَیکُم اَنفُسَکُم﴾ مثلاً: مَن اٰمَنَ، خَلَوْاالٰی، الاَرضُ. (۱)

اشمام بالحرف: ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملا کر ایک نئی آواز پیدا کرنے کو اشمام بالحرف کہتے ہیں۔ مثلاً: الصِّرَاطَ (''صاد'' کو ''زا'' میں خلط کر کے پڑھنا) (۲)

اشمام بالحرکت: قِیلَ، بِیعَ، لَاتَاْمَنَّا وغیرہ میں زیر کی حرکت کو پیش کی طرف مخلوط کر کے اصل کی جانب دلالت کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ (۳)

---

(۱) شرح سبعہ: ۱/ ۲۴۷، البدور الزاہرۃ: ۲۱

(۲) البدور الزاہرۃ: ۲۱، عشرہ قرآن: ۲۴

(۳) عشرہ قرآن: ۲۴، البدور الزاہرۃ: ۱۵

مدِبدل: وہ ہے، جس میں ہمزۂ قطعی حرفِ مد پر مقدم ہو۔ ﴿اٰمَنَ، اُوْتُوْا، اِیْمَانٌ﴾

فائدہ: ورش مدِبدل میں تثلیث کرتے ہیں خواہ محقق ہو ﴿اٰمَنَ﴾ یا مُسَہَّل ہو ﴿ءَ اٰلِھَتُنَا﴾ یا نقل کے بعد محذوف ہو۔ جیسے: اَلاٰخِرَۃُ، مَنَ اٰمَنَ (۱)

آٹھ قسمیں تثلیث سے مستثنیٰ ہیں۔ (چار کلمات، چار اصول)

چار کلمات یہ ہیں: (۱) اِسْرَاءِیْلَ (۲) یُؤَاخِذُ (۳) اٰلاٰنَ (۴) عَادَانِ الْاُوْلٰی.

چار اصول یہ ہیں: (۱) ہمزے کے ماقبل حرف صحیح ساکن متصل ہو۔ جیسے: قُرْاٰنُ، ظَمْاٰنُ وغیرہ۔ (۲)

---

(۱) شرحِ سبعہ: ۱/ ۲۱۸، البدور الزاہرۃ: ۱۹

(۲) شرحِ سبعہ: ۱/ ۲۱۹، ۲۲۰، البدور الزاہرۃ: ۴۵

(۲) وہ الف، جو تنوین سے بدلا ہوا ہو۔ جیسے:
دُعَاءً، نِدَاءً وغیرہ۔
(۳) وہ مدہ، جو ہمزۂ وصلی کے بعد ہو۔ جیسے:
اِیْتِ بِقُرْاٰنٍ، اُوْتُمِنَ وغیرہ۔ (۱)
(۴) وہ مدہ، جو ورش کے قاعدے کے مطابق حرفِ مد سے بدلا ہوا ہو۔ جیسے: ءَ اَلِدُ سے اٰلِدُ. (۲)

تسہیل: ہمزے کو ہمزے کی حرکت کے موافق حرفِ مد کے درمیان سے ادا کرنے کو تسہیل کہتے ہیں۔ (۳)

تحقیق: ہمزہ کو پوری قوت اور سختی سے بغیر کسی تغیر

---

(۱) البدور الزاہرۃ:۱۹، احیاء المعانی:۴۶
(۲) عنایاتِ رحمانی:۱/۳۰۱، البدور الزاہرۃ:۱۹
(۳) عنایاتِ رحمانی:۱/۳۳۲، امانیہ:۶۶

کے ادا کرنے کو تحقیق کہتے ہیں۔ (۱)

ابدال: ہمزے کو خالص حرفِ مد سے بدل دینے کو ابدال کہتے ہیں۔جیسے: یُؤۡمِنُوۡنَ سے یُوۡمِنُوۡنَ. (۲)

ادخال: دو ہمزوں کے درمیان الف داخل کرنے کو ادخال کہتے ہیں۔جیسے: ءَ اَلِدُ سے ءَ ا اَلِدُ. (۳)

سکتہ : سانس توڑے بغیر آواز بند کر کے تھوڑی دیر ٹھہر جانے کو سکتہ کہتے ہیں۔ (۴)

یائے اضافت: اس یائے متکلم کو کہتے ہیں، جو اسم، فعل و حرف کے ساتھ کاف اور ہائے ضمیر کی طرح ملحق

---

(۱) شاطبیہ:۱۸

(۲) شرح سبعہ:۱/۲۵۰،عنایاتِ رحمانی:۱/۳۳۲

(۳) شاطبیہ:۳۲،احیاء المعانی:۸۰

(۴) شاطبیہ:۱۶

ہوتی ہے۔جیسے:نَفْسِيْ، فَطَرَنِيْ، إِنِّيْ.

فائدہ: یائے اضافت کے بعد ہمزۂ قطعیہ متحرکہ ہو،تو یائے اضافت کوبھی مفتوح پڑھتے ہیں۔جیسے: اِنِّیَ اَعْلَمُ.(۱)

یائے زائدہ: اس ''یا'' کو کہتے ہیں،جس کے حذف واثبات میں قراء کا اختلاف ہوا ہے اور یہ ''یا'' اسما اور افعال کے آخر میں ہوتی ہے۔جیسے:تُعَلِّمَنِ سے تُعَلِّمَنِیْ، الدَّاعِ سے الدَّاعِیْ. (۲)

نوٹ: ان دونوں یاءات کی مفصل بحث اصول کی دیگر کتب میں ملاحظہ فرمائیں،اختصار کے پیش نظر بندے نے اس کو ترک کردیا ہے۔

---

(۱) شاطبیہ:۳۲

(۲) شاطبیہ:۳۴،احیاء المعانی:۸۱

مذاهب ائمۂ مختلفہ

بسملہ بین السورتین: وصلِ کل کی صورت میں ائمہ کرام کے مذاہب مندرجہ ذیل ہیں۔

قالون رحمہ اللہ، مکی رحمہ اللہ، عاصم رحمہ اللہ اورکسائی رحمہ اللہ بسملہ پڑھتے ہیں۔

حمزہ رحمہ اللہ صرف وصلِ محض (بلا بسملہ) کرتے ہیں۔

بصری، شامی رحمہما اللہ وصل مع السکتہ اور وصلِ محض کرتے ہیں۔

ورش رحمہ اللہ: بسملہ، وصلِ محض اور وصل مع السکتہ کرتے ہیں۔ (۱)

---

(۱) شاطبیہ:۹

مقدارِ مدِ متصل و منفصل

ورش، حمزہ رحمہما اللہ صرف طول کرتے ہیں۔

شامی رحمہ اللہ، عاصم رحمہ اللہ، کسائی رحمہ اللہ صرف توسط کرتے ہیں۔

مکی، سوسی رحمہما اللہ مدِ متصل میں توسط اور مدِ منفصل میں صرف قصر کرتے ہیں۔

قالون، دوری بصری رحمہما اللہ مدِ متصل میں توسط مدِ منفصل میں قصر و توسط کرتے ہیں۔ (١)

میمِ جمع میں ائمہ کے مذاہب

میمِ جمع: میں قالون رحمہ اللہ بالخلف صلہ (سکون صلہ) اور مکی رحمہ اللہ بلاخلاف صلہ (صرف صلہ)

(١) شاطبیہ:٩

کرتے ہیں؛ البتہ ورش رحمہ اللہ کے صلے کے لیے ضروری ہے کہ میم جمع کے بعد ہمزۂ قطعیہ متحرکہ واقع ہو۔

جیسے: عَلَيْكُمُوْٓا اَنفُسَكُم.

فائدہ : صلے سے پیدا شدہ حرفِ مد کے بعد ہمزہ آئے، تو مد کا بھی اختلاف ہوگا۔ جیسے: عَلَيْكُمُوْٓا اَنفُسَكُم.

فائدہ : میم جمع ساکن حرف سے پہلے ہو اور اسی کلمے میں ایسی ''ھا'' ہو، جس کے ماقبل کسرہ یا یائے ساکنہ ہو، تو بصری رحمہ اللہ (وصلاً) میم جمع کو بھی مکسور پڑھتے ہیں۔ ﴿بِهِمِ الاَسْبَاب، عَلَيْهِمِ الْقِتَال﴾ اور حمزہ وکسائی رحمہما اللہ (وصلاً) ھا کو مضموم پڑھتے ہیں۔

جیسے: بِهُمُ الاَسْبَاب، عَلَيْهُمُ الْقِتَال.

تنبیہ : عَلَیۡهِمۡ،اِلَیۡهِمۡ،لدیۡهِمۡ. میں حمزہ رَحِمَہُ اللہُ حالین میں ''ھا'' کا ضمہ پڑھتے ہیں۔(۱)

تائے تانیث: مکی رَحِمَہُ اللہُ بصری رَحِمَہُ اللہُ کسائی رَحِمَہُ اللہُ ہر وہ تائے تانیث میں، جو مفرد اسماء کے اخیر میں ہوتی ہے،لمبی ''تــا'' سے لکھی اور پڑھی جاتی ہے، وقف بالہا کرتے ہیں۔مثلاً:نِعۡمَتُ سے نِعۡمَةُ.

تــنبیہ : مندرجہ ذیل پانچ کلمات میں صرف کسائی رَحِمَہُ اللہُ کے لیے وقف بالہا ہے۔(۲)

(۱) اَفَرَاَیۡتُمُ اللّٰتَ (۲)مَرۡضَاتِ (۳)ذَاتَ بَهۡجَةٍ (۴)لَاتَ حِیۡنَ مَنَاص (۵)هَیۡهَاتَ.

---

(۱) شاطبیہ:۱۰

(۲) شرح سبعہ:۱/ ۲۹۹،شاطبیہ:۳۱

هَیُهَاتَ میں قنبل، کسائی رحمہما اللہ کے ساتھ ہیں۔ (۱)

بُیُوت میں ائمہ کے مذاہب: ماسوائے ورش رحمہ اللہ حفص رحمہ اللہ اور کسائی رحمہ اللہ بُیُوت کی ”با“ کو بالکسر ﴿بِیُوت﴾ پڑھتے ہیں۔ (۲)

امالۂ حروف مقطعات: حروفِ مقطعات میں سے صرف پانچ حرفوں میں امالہ ہوتا ہے، جن کا مجموعہ ”طَهُرَحَیٌّ“ ہے۔

نافع رحمہ اللہ: ھا و یاء مریم میں تقلیل کرتے ہیں، قالون رحمہ اللہ کے لیے فتح بھی صحیح اور طریق کے موافق ہے؛ مگر تقلیل مشہور ہے۔

---

(۱) شاطبیہ: ۳۱، البدور الزاہرۃ: ۳۲

(۲) البدور الزاہرۃ: ۴۷

ورش رحمہ اللہ: طه کی ھا میں امالۂ محضہ حا و را میں تقلیل کرتے ہیں۔

بصری رحمہ اللہ: ھا ویا میں امالۂ محضہ اور حا میں تقلیل کرتے ہیں؛ مگر یاء مریم میں امالہ بالخلف کرتے ہیں۔ فتح اصح امالہ ضعیف ہے۔

شامی رحمہ اللہ: را ویاء مریم میں نیز ابن ذکوان رحمہ اللہ حا میں امالہ کرتے ہیں۔

شعبہ، کسائی رحمہما اللہ: پانچوں میں امالہ کرتے ہیں۔

حمزہ رحمہ اللہ: ھاء مریم کے علاوہ تمام میں امالہ کرتے ہیں۔

باقیین: مکی، حفص رحمہما اللہ: پانچوں میں فتح کرتے ہیں۔(۱)

---

(۱) شاطبیہ: ۵۸، شرح سبعہ: ۱/ ۲۸۵، البدور الزاہرۃ: ۲۷۹

ادغامِ کبیر کے اقسام

مثلین کا ادغام : مثلین دو کلموں میں ہو، تو فَلَا یَحْزُنْکَ کُفْرُہٗ کے علاوہ ہر جگہ ادغام کرتے ہیں؛ اگر کلمۂ اول کا معتل حذف ہو جانے کے بعد اجتماعِ مثلین ہو جائے، تو بالخلف ان میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسے: وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ، وَاِنْ یَّکُ کَاذِبًا، یَخْلُ لَکُمْ. البتہ یَاقَوْمِ مَالِیْ، یَاقَوْمِ مَنْ یَنْصُرُنِیْ، لَکَ کَیْدًا. میں بلا خلاف ادغام کرتے ہیں۔(۱)

اسی طرح اس ھُوَ کے واو کا، بعد والے واو کے ساتھ، جو ہائے مضمومہ کے بعد ہو، تو ان میں بہ طریقِ شاطبی صرف ادغام ہی ہے۔ جیسے ھُوَ وَمَنْ.(۲)

---

(۱) شاطبیہ:۱۰،۱۱

(۲) شاطبیہ:۱۱،وَھُوَ، فَھُوَ، لَھُوَ کے واو کا، بعد والے واو میں بلا خلاف ادغام ہوگا۔ جیسے:وَھُوَ وَلِیُّھُمْ. اصول القراءات:۲۱

تنبیہ : ایک کلمے کے مثلین میں صرف دو جگہ ادغام ہوتا ہے۔ جیسے: مَنَا سِکَکُمْ، وَمَاسَلَکَکُمْ. (١)

ادغامِ مثلین کے شرائطِ اربعہ

(١) مثلین میں سے پہلا مشدد نہ ہو۔ جیسے: تَمَّ مِیْقَاتُ

(٢) منون نہ ہو۔ جیسے: وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

(٣) تائے خطاب نہ ہو۔ جیسے: اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ

(۴) تائے متکلم نہ ہو۔ جیسے: کُنْتُ تُرَابًا. (٢)

متقاربین کا ادغام : جب دو قریب المخرج حروف دو کلموں میں واقع ہوں، تو حا: کا ادغام صرف عین میں ہوگا۔ جیسے: فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ میں ہوگا اور قاف: کا ادغام کاف میں

---

(١) شاطبیہ: ١٠

(٢) شاطبیہ: ١٠، شرح سبعہ: ١/١٧۴، ١٧٦

اور کاف: کا ادغام قاف میں ہر جگہ ہوگا، بہ شرطے کہ مدغم کے ماقبل متحرک ہو۔ جیسے: خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ، لَكَ قُصُوْرًا . اور اگر مدغم کے ماقبل ساکن ہو، تو اظہار ہوگا۔ جیسے: فَوْقَ كُلِّ، اِلَيْكَ قَالَ.

دال: کا ادغام دس حروف (ت ث ج ذ ز س ش ص ض ظ) میں ہر جگہ ہوگا؛ البتہ اگر دال مفتوح ساکن کے بعد واقع ہو، تو صرف تا ہی میں ادغام ہوگا اور اگر دال مکسور یا مضموم ساکن کے بعد واقع ہو، تو نو حروف (ت ث ج ذ ز س ص ض ظ) میں ادغام ہوگا۔ (۱)

تا: کا دال کے مذکورہ حروف اور طا میں یعنی کل گیارہ حرفوں میں ادغام ہوگا؛ لیکن حُمِّلُوا التَّوْرٰةَ ثُمَّ، اٰتُوا

---

(۱) شاطبیہ: ۱۲

الزَّكٰوةَ ثُمَّ،اٰتِ ذَاالْقُرْبٰی ،اور جِئۡتِ شَيۡئًامیں بالخلف ادغام کرتے ہیں اور ثا:کا ادغام (ت ذ س ش ض) میں اور ذال:کا ادغام (ص س) میں ہر جگہ ہوگا۔ اور لام: کا ادغام رامیں اور را:کا ادغام لام میں ہر جگہ ہوگا،بہ شرطے کہ مدغم کے ماقبل متحرک ہو۔جیسے: كَمَثَلِ رِيۡحٍ، سَيُغۡفَرُلَنَا اگران کے ماقبل ساکن ہو،تو سوائے قَالَ کے لام کے ادغام نہ ہوگا۔مثلاً:فَيَقُوۡلُ رَبِّ میں ادغام نہ ہوگا جب کہ قَالَ رَبِّ میں ادغام ہوگا،اسی طرح نون: کا ادغام لام اور رامیں ہوتا ہے،بہ شرطے کہ نون حرفِ متحرک کے بعد واقع ہو۔مثلاً:اِذۡتَاذَّنَ رَبُّكَ،لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكَ ، نَحۡنُ لَهٗ. کے نون میں ادغام ثابت ہے اور يُعَذِّبُ کی باکا ادغام صرف مَنۡ يَّشَآءُ کے میم میں ہوگا۔ (١)

---

(١) شاطبیہ:١٢،١٣

قواعدِ ائمہ ورواۃ

قواعدِ قالون رَحِمَہُ اللّٰہُ

(۱) مدِ متصل میں توسط اور مدِ منفصل میں قصرو توسط کرتے ہیں۔ (۱)

(۲) میمِ جمع میں سکون اور صلہ (وصلاً) کرتے ہیں؛ جب کہ مابعد متحرک ہو۔ جیسے: عَلَیْھِمُ سے عَلَیْھِمْ(وَلا الضَّآلِّیْنَ). (۲)

(۳) التَّوْرٰۃ میں بالخلف تقلیل کرتے ہیں اور صرف ''ھَارٍ'' میں امالہ کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) شاطبیہ:۴۴

(۲) شاطبیہ:۹

(۳) شاطبیہ:۲٦

(۴) وَھُوَ ، فَھُوَ، لَھُوَ، وَھِیَ، فَھِیَ، لَھِیَ اورثُمَّ ھُوَمیں ''ھا'' کوساکن پڑھتے ہیں۔(۱)

(۵) النَّبِیُّ کوالنَّبِیٓءُ (ہمزہ کے ساتھ مع التوسط) پڑھتے ہیں، تینوں حالتوں (رفعی،نصبی ،جری) میں خواہ وہ واحد ہو یا جمع۔(۲)

(۶) سِیْءَ ، سِیْئَتْ . میں اشمامِ ضمہ اور مُؤْصَدَةٌ میں ابدال کرتے ہیں۔ (۳)

(۷) تین کلمات میں نقل کرتے ہیں۔الٰنَ،سورۂ یونس میں دوجگہ اور عادًا الُّؤْلٰی،رِدًا (۴)

---

(۱) شاطبیہ:۳۶

(۲) البدور:۳۴۳

(۳) شاطبیہ:۳۶،البدور الزاہرة:۳۴۳

(۴) شاطبیہ:۱۹ ءَ الٰنَ (تسہیل ہمزۂ ثانیہ)وجہ ثانی

قواعدِ ورش رَحِمَہُ اللّٰہُ

(۱) مدِ متصل و منفصل میں طول کرتے ہیں۔(۱)

(۲) رائے مفتوحہ یا مضمومہ (منونہ یا غیر منونہ) کے ماقبل کسرۂ اصلی متصل ﴿الْاٰخِرَةُ ، الشِّعْرَ ، يُسِرُّوْنَ، كٰفِرُوْنَ، ذِكْرٌ﴾ ہو یا یائے ساکن متصل ﴿كَثِيْرَةٌ﴾ ہو، تو را کو باریک پڑھتے ہیں۔ (۲)

(۳) اگر فا کلمہ ہمزۂ ساکنہ ہو، تو ماقبل کی حرکت کے موافق مدہ سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے: يُؤْمِنُوْنَ سے يُوْمِنُوْنَ؛ مگر تین کلمات بِئْسَ، بِئْرٌ، ذِئْبٌ. میں ہمزہ عین کلمے میں ہونے کے باوجود (اپنے اصول کے خلاف) مدہ

(۱) شاطبیہ:۱۴، غیث النفع:۲۶

(۲) شاطبیہ:۲۸

سے بدل دیتے ہیں؛ لیکن ”اِیْوَاءً“ ﴿الْمَأْوٰی﴾ کے تمام مشتقات میں ابدال نہ ہوگا۔ (۱)

(۴) لام مفتوح کو پُر پڑھتے ہیں؛ جب کہ وہ ص، ط، ظ (مفتوحہ یا ساکنہ) کے بعد آئے ﴿الصَّلٰوۃ ، الطَّلَاقُ، ظَلَمُوْا﴾ اگر ان حروفِ مذکورہ اور لام کے درمیان الفِ فاصل ہو یا لام پر وقف کرلیا جائے، تو بالخلف پُر پڑھتے ہیں؛ البتہ تغلیظ افضل ہے۔ مثلاً: طَالَ، یُوْصَلَ. (۲)

(۵) ساکنِ متصل و منفصل میں نقلِ حرکت کرتے ہیں۔ جیسے: قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَ افْلَحَ، خَلَوْا اِلٰی سے خَلَوِالٰی، اَلْاَرْضُ سے اَ لَارْضُ. (۳)

---

(۱) شاطبیہ: ۱۸

(۲) شرح سبعہ: ۱/ ۲۹۷

(۳) شاطبیہ: ۱۹

(۶) مدِ بدل میں تثلیث (قصر، توسط، طول) کرتے ہیں۔ جیسے: اٰمَنُوْا، اِیْمَانًا، اُوْتُوْا. (۱)

(۷) میمِ جمع کے بعد ہمزۂ قطعیہ متحرکہ آئے، تو اس میم میں صلہ کرتے ہیں۔ جیسے: عَلَیْکُمُوْٓ اَنْفُسَکُمْ. (۲)

(۸) ان تمام الفات میں جن کے بعد رائے مکسورہ ہو ﴿اَبْصَارِهِمْ﴾ اور ان الفات میں جو بین الرائین واقع ہوں ﴿اَبْرَارِ﴾ تو ان الفات میں تقلیل کرتے ہیں۔ (۳)

(۹) ذوات الرا ﴿بُشْرٰی﴾، اور کٰفِرِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ میں تقلیل کرتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) شاطبیہ: ۱۴، شرح سبعہ: ۱/ ۲۱۹

(۲) شاطبیہ: ۱۰

(۳) شاطبیہ: ۲۶، اَبْرَارِ: امالہ کے لئے رائے ثانیہ مکسورہ شرط ہے۔

(۴) غیث النفع: ۳۲، البدور الزاہرۃ: ۳۷، ۳۳۹

(۱۰) رَای کے بعد حرف متحرک ہو، تو را اور ہمزہ دونوں کی تقلیل کرتے ہیں۔ جیسے: رَاٰکَوْکَبًا. (۱)

(۱۱) ذوات الیا میں بالخلف تقلیل کرتے ہیں؛ مگر گیارہ سورتوں کے فواصل (رؤس الآیت) میں بلاخلاف تقلیل کرتے ہیں۔

وہ سورتیں یہ ہیں: طٰہٰ، نَجْم، مَعَارِج، قِیَامَة، نٰزِعٰت، عَبَس، اَعْلٰی، شَمْس، لَیْل، ضُحٰی اور عَلَق. جب کہ یہ فواصل ہائے ضمیر مؤنث کے ساتھ نہ ہوں؛ ﴿ضُحٰی﴾ اگر ہوں ﴿ضُحٰهَا﴾ تو بالخلف تقلیل کرتے ہیں۔ (۲)

(۱۲) ذوات الیا اور مدِ بدل ایک آیت میں جمع

---

(۱) غیث النفع: ۳۲، البدور: ۱۲۶، شاطبیہ: ۲۶

(۲) شاطبیہ: ۲۵، ۲۶، البدور: ۲۰۲

ہوں تو ترتیب کرتے ہیں یعنی ذوات الیا میں فتح ، مدِ بدل میں قصر وطول کرتے ہیں، پھر ذوات الیا میں تقلیل، مدِ بدل میں توسط اور طول کرتے ہیں۔ جیسے: فَتَلَقّٰی اٰدَمُ. یہ ترتیب اس وقت ہے؛ جب کہ ذوات الیا مقدم اور مدِ بدل مؤخر ہو اور اگر اس کے برعکس ہو، تو قصر مع الفتح، توسط مع التقلیل، طول مع الفتح اور طول مع التقلیل کرتے ہیں۔

مثلاً: وَمَا اُوتِیَ مُوسٰی. (۱)

(۱۳) حرفِ لین کے بعد ہمزہ اسی کلمے میں ہو، تو دو وجہ ہیں: توسط اور طول ﴿شَیْءٍ ،شَیْئًا، سَوْءٍ﴾ لیکن مَوْئِلًا اور الْمَوْءُدَةُ میں صرف قصر کرتے ہیں۔ (۲)

---

(۱) غیث النفع: ۳۸

(۲) غیث النفع: ۳۲

(۱۴) مدِ لین کے ساتھ مدِ بدل ایک کلمے میں جمع ہو جائے، تو تربیع یعنی قصر مع التثلیث اور توسط مع التوسط کرتے ہیں۔ جیسے: سَوْاٰتِهِمَا. (۱)

(۱۵) اگر مدِ لین کے ساتھ مدِ بدل دو کلموں میں واقع ہوں تو، تثلیث مع التوسط اور طول مع الطّول کرتے ہیں۔ جیسے: اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا. (۲)

(۱۶) النَّبِيُّ کو النَّبِیٓءُ پڑھتے ہیں اور سِیٓءَ، سِیٓئَتْ. میں اشمامِ ضمہ کرتے ہیں۔ (۳)

(۱۷) یہ کلمات تقلیل مستثنیٰ ہیں۔ مَرْضَات،

---

(۱) غیث النفع: ۱۸۶

(۲) غیث النفع: ۵۸

(۳) شاطبیہ: ۴۳۷، غیث النفع: ۴۲

مَـرُضَاتِیُ، مِشُكٰوةٍ، الرِّبٰوا، اَوُ كِلَاهُمَا، النَّاسِ،
اٰذَانِهِـمُ، اٰذَانِـنَـا، طُغُيَانِهِمُ، بَـارِئُكُمُ، البَارِیُ،
سَارِعُـوُا، يُسَـارِعُـوُنَ، نُسَـارِعُ، اَنُـصَـارِیُ،
الـجَـوَارِی اور اسی طرح امام حمزہ رَحِمَہُ اللّٰہُ کے افعال
عشرہ بھی تقلیل سے مستثنیٰ ہیں۔

تنبیہ : هُدَایَ، مَثُوَایَ، مَـحُيَـایَ، الـجَـارِی،
جَبَّـارِيُنَ میں بالخلف اور رُؤيَاکَ میں بلاخلاف تقلیل
کرتے ہیں۔ (۱)

تنبیہ : ترقیقِ را کے قاعدے سے مندرجہٗ
ذیل چھ قسم کے کلمات مستثنیٰ ہیں یعنی ان میں را پُر ہوگی۔
(۱) را سے پہلے کسرۂ متصلہ لازمہ نہ ہو۔ جیسے :
بِـرَبِّهِمُ.

---

(۱) شاطبیہ: ۲۶، ۲۷

(۲) را کے بعد حرفِ مستعلیہ ہو۔ جیسے: صِرَاطَ.

(۳) کسرے اور را کے درمیان خا کے علاوہ کوئی حرفِ مستعلیہ فاصل ہو۔ جیسے: اِصْرًا.

(۴) کلماتِ عجمیہ میں سے ہو۔ جیسے: اِبْرَاهِيْمَ، اِسْرَائِيْلَ اور اِرَمَ ذَاتِ وغیرہ۔

(۵) ایک کلمے میں را مکرر واقع ہو۔ جیسے: فِرَارًا، اِسْرَارًا وغیرہ۔

(۶) جو کلمہ فِــــعْلًا کے وزن پر ہو، تو را میں بالخلف ترقیق ہے۔ مثلاً: ذِكْرًا اور کلمہ حَيْرَان میں بھی بالخلف ترقیق ہے۔ (۱)

---

(۱) شاطبیہ: ۲۸

قواعدِ ابنِ کثیر مکی رَحِمَہُ اللہُ

(۱) مدِ متصل میں توسط اور مدِ منفصل میں قصر کرتے ہیں۔ (۱)

(۲) میم جمع میں (وصلاً) صلہ کرتے ہیں۔ (۲)

(۳) واحد مذکر غائب کی ضمیرِ مکسور و مضموم میں (وصلاً) صلہ کرتے ہیں۔ جیسے: فِيهِ هُدًى. (۳)

(۴) قُرآن میں نقلِ حرکت کرتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) شاطبیہ:۱۴۰، غیث النفع:۲۶

(۲) شاطبیہ:۹

(۳) شاطبیہ:۱۳۰

(۴) شاطبیہ:۴۰

(۵) مُؤْصَدَةٌ ﴿مُوْصَدَةٌ﴾ میں ابدال کرتے ہیں۔ (۱)

(۶) بزی رحمہ اللہ بِمَہْ، لِمَہْ فِیْمَہْ، مِمَّہْ، عَمَّہْ میں بالخلف وقفاً ہائے سکتہ زیادہ کرتے ہیں۔ (۲)

(۷) قنبل رحمہ اللہ صِرَاط الصِّرَاط کو سین سے پڑھتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) البدور الزاہرۃ:۳۴۳

(۲) شاطبیہ:۳۱

(۳) شاطبیہ:۹

قواعدِ ابو عمرو بصری رحمہ اللہ

(۱) ان الفات میں، جن کے بعد رائے مکسورہ ہو ﴿اَبۡصَارِهِمۡ﴾ اوران الفات میں، جو بین الرائین واقع ہوں (بہ شرطے کہ دوسری را مکسور ہو) ﴿اَبۡرَارِ﴾ ان تمام الفات کا امالہ کرتے ہیں؛ اسی طرح ذوات الرا میں ﴿بُشۡرٰی﴾ نیز كٰفِرِيۡنَ، الۡكٰفِرِيۡنَ. میں امالہ کرتے ہیں۔ (۱)

(۲) رَاٰی کے مابعد حرف متحرک واقع ہو، تو صرف ہمزہ میں امالہ کرتے ہیں۔ جیسے: رَاٰكَوۡكَبًا. (۲)

(۳) قواعدِ ورش میں گذرے ہوئے گیارہ سورتوں کے فواصل میں اوراس ذوات الیا میں، جو

---

(۱) غیث النفع: ۳۲، البدور الزاہرۃ: ۳۷، ۳۳۹

(۲) غیث النفع: ۳۲، البدور الزاہرۃ: ۱۲۶

بروزن فَعْلٰی ﴿دَعْوٰی﴾ فِعْلٰی ﴿عِیْسٰی﴾ فُعْلٰی ﴿مُوْسٰی﴾ تقلیل کرتے ہیں۔ (۱)

(۴) وَھُوَ، فَھُوَ، لَھُوَ، وَھِیَ، فَھِیَ، لَھِیَ میں "ھا" کو ساکن پڑھتے ہیں۔ (۲)

(۵) رَءُوْفُ الرَّحِیْم بغیر واو کے پڑھتے ہیں۔ (۳)

(۶) اَعْمٰی (سورۂ اسراء) اول کا امالہ کرتے ہیں۔ (۴)

(۷) قَالَ یٰبُشْرٰی میں فتح، تقلیل اور امالہ کرتے ہیں۔ (۵)

---

(۱) شاطبیہ: ۲۴

(۲) شاطبیہ: ۳۶

(۳) شاطبیہ: ۳۹

(۴) شاطبیہ: ۲۵

(۵) شاطبیہ: ۶۱

(۸) میم جمع ساکن حرف سے پہلے ہو اور اسی کلمے میں ایسی ”ھا“ ہو، جس کے ماقبل کسرہ یا یائے ساکنہ ہو، تو وصلاً میم جمع کو بھی مکسور پڑھتے ہیں۔ جیسے: بِھِمِ الاَسْبَاب ، عَلَیْھِمِ القِتَال. (۱)

(۹) ایک کلمے ﴿عَادَاً الاُوْلٰی سے عَادًا الُّوْلٰی﴾ میں نقل حرکت کرتے ہیں۔ (۲)

---

(۱) شاطبیہ: ۱۰

(۲) شاطبیہ: ۱۹

قواعدِ دوری بصری رَحِمَہُ اللّٰہُ

(۱) مدِ متصل میں توسط اور مدِ منفصل میں قصر و توسط کرتے ہیں۔ (۱)

(۲) لفظِ النَّاسِ مجرور میں امالہ کرتے ہیں۔ (۲)

(۳) خلافِ قیاس ان کلماتِ اربعہ: یٰٓاَسَفٰی (بالخلف) یٰوَیْلَتٰی، یٰحَسْرَتٰی اور اَنّٰی استفہامیہ میں تقلیل کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) شاطبیہ:۱۴، غیث النفع:۲۶

(۲) البدور الزاہرۃ:۲۵، شاطبیہ:۲۶

(۳) شاطبیہ:۲۶

قواعدِ سوسی رَحِمَہُ اللّٰہُ

(۱) مدِ متصل میں توسط اور مدِ منفصل میں قصر کرتے ہیں۔ (۱)

(۲) ہمزۂ ساکنہ کو مطلقاً مدہ سے بدل دیتے ہیں؛ چاہے فا کلمے ﴿یُومِنُونَ﴾ میں ہو یا عین کلمے ﴿البَاسَ﴾ میں یا لام کلمے ﴿جِیتَ﴾ میں۔ (۲)

(۳) ادغامِ کبیر مثلین، متجانسین، متقاربین میں کثرت سے ادغام کرتے ہیں۔ مثلاً: قِیلَ لَّهُمْ. (۳)

(۴) وہ ذوات الرا، جس کے بعد ساکن حرف

---

(۱) شاطبیہ:۱۴، غیث النفع:۲۶

(۲) شاطبیہ:۱۸

(۳) شاطبیہ:۱۰، ۱۱

ہو (وصلاً) بالخلف امالہ بالحرکت کرتے ہیں۔ جیسے:

یَرَی الَّذِیۡنَ. (۱)

تنبیہ: یہ چھ قسم کے کلمات ابدال سے مستثنیٰ ہیں۔

(۱) مجزوم کلمات کا ہمزہ جو چھ کلمات میں انیس جگہ آیا ہے۔ جیسے: تَسُؤۡ...... نَشَأۡ...... یَشَأۡ...... یُهَيِّئۡ لَکُمۡ ...... نُنۡسَئۡهَا...... یُنَبَّأۡ. وغیرہ۔

(۲) امر کا ہمزہ، جو پانچ کلمات میں گیارہ جگہ آیا ہے۔ جیسے: هَيِّئۡ لَنَا...... اَنۡبِئۡهُمۡ...... نَبِّئۡ...... اَرۡجِئۡهُ...... اِقۡرَأۡ. وغیرہ۔

(۳) ابدال سے کلمہ ثقیل ہو جائے، ایسا صرف ایک کلمہ دو جگہ آیا ہے۔ جیسے: تُئۡوِی...... تُئۡوِیۡهِ.

(۴) ابدال سے معنیٰ میں التباس ہو جائے، ایسا

---

(۱) شاطبیہ: ۶۷

صرف ایک کلمہ ہے، جو دو جگہ آیا ہے۔ جیسے: رِئْیَا. (۱)

(۵) ابدال سے لفظی التباس ہو جائے؛ اگرچہ معنی میں کوئی فرق نہ ہو یہ دو جگہ آیا ہے۔ جیسے: مُؤْصَدَةٌ.

(٦) بَارِئُكُمْ. کے ہمزے کو تخفیفاً ساکن پڑھتے ہیں، اس ہمزے میں ابدال نہیں کرتے، سکونِ عارض ہونے کی وجہ سے۔ (۲)

قواعدِ ابن عامر شامی رَحِمَهُ اللهُ

(۱) مدِ متصل و منفصل میں توسط کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) البدور الزاہرۃ: ۲۰۱

(۲) شاطبیہ: ۱۸، اصول القراءات: ۵۳

(۳) شاطبیہ: ۱۴، غیث النفع: ۲۶

(۲) سِیئَ، سِیئَتْ، حِیلَ اور سِیقَ میں اشمام ضمہ کرتے ہیں۔ (۱)

(۳) مُؤْصَدَةٌ ﴿مُوْصَدَةٌ﴾ میں ابدال کرتے ہیں۔ (۲)

قواعدِ ہشام رحمہ اللہ

(۱) ان کلماتِ اربعہ یعنی مَشَارِب (سورۃ یٰس) اٰنِیَة (سورۃ غاشیۃ) عَابِدُوْنَ، عَابِدٌ (سورۃ کافرون) میں امالہ کرتے ہیں۔ (۳)

(۲) قِیلَ، غِیضَ، جِیئَ میں اشمام ضمہ کرتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) شاطبیہ:۳۶

(۲) البدور الزاہرۃ:۳۴۳

(۳) شاطبیہ:۲۷

(۴) شاطبیہ:۳۶

قواعدِ ابن ذکوان رَحِمَہُ اللہُ

(۱) جَـآءَ،شَـآءَ میں بلاخلاف اور زَادَ میں بالخلف امالہ کرتے ہیں؛ لیکن سورہ بقرہ کے فَـزَادَهُـمُ اللّٰهُ مَرَضًا میں بلاخلاف امالہ کرتے ہیں۔ (۱)

(۲) حِـمَـارِکَ،الـحِـمَـارِ،المِحْرَابَ، اِکْـرَاهِـهِنَّ، اِکْرَامِ،عِمْرَانَ کے الفات میں بالخلف، مِحْرَابِ مجرور میں بلاخلاف امالہ کرتے ہیں۔ (۲)

(۳) التَّـوْرٰةَ،هَـارٍ،اَدْرٰیکَ،اَدْرٰیکُمْ میں امالہ کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) شاطبیہ:۲۶

(۲) شاطبیہ:۴۴،احیاء المعانی:۷۰

(۳) شاطبیہ:۲۷

(۴) رَاٰی کے بعد حرف متحرک واقع ہو، تو را اور ہمزہ دونوں کا امالہ کرتے ہیں۔ جیسے: رَاٰی کَوْکَبًا اور اگر مابعد متحرک ضمیر ہو، تو امالہ بالخلف ہوگا؛ البتہ امالہ مقدم ہے۔ جیسے: رَاٰہُ، رَاٰیکَ. (۱)

قواعدِ عاصم رَحِمَہُ اللہُ

(۱) مدِ متصل و منفصل میں توسط کرتے ہیں۔ (۲)

(۲) حفص رَحِمَہُ اللہُ مَجْرٖیھَا میں امالہ اور ءَاَعْجَمِیٌّ میں تسہیلِ محض کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) البدور الزاہرۃ: ۱۰۷

(۲) شاطبیہ: ۱۴، غیث النفع: ۲۶

(۳) شاطبیہ: ۱۵، ۲۵

قواعدِ شعبہ رحمہ اللہ

(۱) رَاٰی کے بعد حرف متحرک واقع ہو، تو را اور ہمزہ دونوں کا امالہ کرتے ہیں ﴿رَاٰ کوکبا﴾ اور اگر مابعد حرفِ ساکن ہو، تو وصلاً صرف را میں امالہ کرتے ہیں۔ جیسے: رَاَ القَمَرَ، رَاَ الشَّمْسَ. (۱)

(۲) ان آٹھ جگہوں میں امالہ کرتے ہیں۔ (۱) هَارٍ (۲) رَانَ (۳) وَنَا (اسراء) (۴) رَمٰی (۵) اَدْرَاکَ اور اَدْرَاکُم (۶) سورۂ اسراء کے دونوں اَعْمٰی کا (۷) سُوٰی کا وقفاً (۸) سُدًی کا وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ (۲)

---

(۱) البدور الزاہرۃ: ۱۰۷

(۲) شاطبیہ: ۲۴، ۲۵، ۲۶

(۳) رَؤُفُ الرَّحِیۡم میں بغیر واو کے پڑھتے ہیں۔(۱)

(۴) لُؤۡلُؤۡ ﴿لُوۡلُوۡ﴾ ......اللُّؤۡلُؤۡ ﴿اللُّوۡلُوۡ﴾ اور مُؤۡصَدَةٌ ﴿مُوۡصَدَةٌ﴾ میں ابدال کرتے ہیں۔(۲)

قواعد حمزہ رحمہ اللہ

(۱) مدِ متصل و منفصل میں طول کرتے ہیں۔(۳)

(۲) عَلَیۡهُمۡ، اِلَیۡهُمۡ، لَدَیۡهُمۡ (حالین) میں ھا کا ضمہ پڑھتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) البدور الزاہرۃ: ۴۷، ۴۲

(۲) شاطبیہ: ۱۸، البدور الزاہرۃ: ۳۴۳

(۳) شاطبیہ: ۱۴، غیث النفع: ۲۶

(۴) شاطبیہ: ۹

(۳) جَآءَ، شَآءَ، زَادَ، زَاغَ، خَافَ، خَابَ، طَابَ، رَانَ، حَاقَ، ضَاقَ کے الفات میں امالہ کرتے ہیں؛ لیکن زَاغَتْ (سورۂ احزاب و صٓ) میں امالہ نہیں کرتے۔ (۱)

(۴) ذوات الرا ﴿بُشْرٰی﴾ اور ذوات الیا ﴿مُوْسٰی﴾ میں امالہ کرتے ہیں اور تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ کے صرف را میں وصلاً امالہ کرتے ہیں، اور وقفاً دونوں (را اور ہمزہ) میں امالہ کرتے ہیں۔ (۲)

(۵) التَوْرٰۃَ، البَوَارِ، القَهَّارِ. میں تقلیل کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) شاطبیہ: ۲۶

(۲) شاطبیہ: ۲۴، ۲۵، شرح سبعہ: ۱/ ۲۶۸، ۲۷۷

(۳) شاطبیہ: ۴۴

(٦) وہ الفات جو بین الرائین واقع ہوں، اور دوسری را مکسور ہو تو تقلیل کرتے ہیں۔ جیسے: اَبْرَارِ. (۱)

(۷) رَاٰی کے بعد حرفِ متحرک واقع ہو، تو را اور ہمزہ دونوں کا امالہ کرتے ہیں ﴿رَاٰ کَوْکَبًا ﴾ اور اگر مابعد متحرک نہ ہو، تو وصلاً صرف را میں امالہ کرتے ہیں۔ جیسے: رَاَ الْقَمَرَ ، رَاَ الشَّمْسَ. (۲)

(۸) ہمزۂ ساکنہ کو وقفاً مدہ سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے: مُوْمِنُیْنَ. (۳)

(۹) شَیْءٍ ﴿ شَیْ ...... شَیّ ﴾ شَیْئًا ﴿ شَیَا

---

(۱) شاطبیہ: ۲۷

(۲) البدور الزاہرۃ: ۱۰۷

(۳) البدور الزاہرۃ: ۲۱

شَيًّا﴾ میں وقفاً نقلِ حرکت کے ساتھ حذف وادغام کرتے ہیں، وقفاً سکتہ ثابت نہیں ہے۔(١)

(١٠) میم جمع، ساکن حرف سے پہلے ہواور اسی کلمے میں ایسی ھا ہو، جس کے ماقبل کسرہ یا یائے ساکنہ ہو، تو وصلاً ھا کو مضموم پڑھتے ہیں۔ جیسے: بِهُمُ الاَسْبَاب، عَلَيْهُمُ القِتَال. (٢)

تنبیہ: ذوات الیاواوی کے اِن پانچ کلمات میں امالہ کرتے ہیں۔ جیسے: وَالضُّحٰی، وَضُحٰهَا، الرِّبٰوا، قُوٰی، العُلٰی. (٣)

---

(١) شاطبیہ:١٩

(٢) شاطبیہ:١٠

(٣) شاطبیہ:٢٤

قواعدِ خلف رحمہ اللہ

(۱) تنوین ونونِ ساکن کے بعد ''واو'' یا ''یا'' ہو، تو ادغام تام (بلاغنہ) کرتے ہیں۔(۱)

(۲) شَیئٍ اوران جیسی مثالوں میں (وصلاً) صرف سکتہ کرتے ہیں۔

(۳) ساکن مِتصل (مفصولِ خاص) میں بلاخلاف سکتہ، ساکنِ منفصل (مفصول عام) میں بالخلف سکتہ اور وقفاً دونوں میں نقلِ حرکت کرتے ہیں۔(۲)

(۴) صِرَاط الصِّرَاط میں اشمام بالزا کرتے ہیں۔(۳)

---

(۱) شاطبیہ:۲۴

(۲) شاطبیہ:۱۹

(۳) شاطبیہ:۹

قواعد خلاد رحمہ اللہ

(۱) شَيءٍ اوران جیسی مثالوں میں (وصلاً) بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔

(۲) ساکن متصل میں بالخف سکتہ، ساکن منفصل میں عدم سکتہ اور وقفاً دونوں میں نقل حرکت کرتے ہیں۔(۱)

(۳) سورۂ فاتحہ کے پہلے الصِّرَاط میں بالخلف اشمام بالزا کرتے ہیں۔(۲)

(۴) ضِعفاً (سورۂ نساء) اٰتِيكَ (دوجگہ سورۂ نمل) میں بالخلف امالہ کرتے ہیں۔(۳)

---

(۱) شاطبیہ:۱۹

(۲) البدور الزاہرۃ:۳۲

(۳) البدور الزاہرۃ:۷۶، ۲۳۷

قواعدِ کسائی رَحِمَہُ اللّٰہُ

(۱) مدِ متصل و منفصل میں توسط کرتے ہیں۔(۱)

(۲) ذوات الرا﴿بُشْــرٰی﴾اور ذوات الیا ﴿مُــوْسٰــی﴾ میں اوران الفات میں، جو بین الرائین واقع ہوں، اور دوسری را مکسور ہو تو ﴿اَبْــرَارِ﴾ امالہ کرتے ہیں؛ نیز رَانَ کے الف میں بھی امالہ کرتے ہیں۔(۲)

(۳) ہائے تانیث (گول تا) پر بہ حالتِ وقف امالہ کرتے ہیں، جب کہ اس سے پہلے الف نہ ہو۔ جیسے:لُمَزَةْ. (۳)

---

(۱) شاطبیہ:۱۴،غیث النفع:۲۶

(۲) شاطبیہ:۲۶،غیث النفع:۳۲،البدور الزاہرۃ:۳۷،۳۳۹

(۳) شاطبیہ:۲۸،شرح سبعہ:۱/ ۲۶۸

(۴) وَهُوَ، فَهُوَ، لَهُوَ، وَهِیَ، فَهِیَ، لَهِیَ اور ثُمَّ هُوَ میں ھا کو ساکن پڑھتے ہیں۔

(۵) سِیْٓئَ، سِیْٓئَتْ، حِیْلَ، سِیْقَ، قِیْلَ، غِیْضَ، جِیْٓئَ میں اشمامِ ضمہ کرتے ہیں۔(۱)

(۶) الذِّئْبُ مُؤْصَدَةٌ میں ابدال کرتے ہیں۔(۲)

(۷) میمِ جمع ساکن حرف سے پہلے ہو اور اسی کلمے میں ایسی ھا ہو، جس کے ماقبل کسرہ یا یائے ساکنہ ہو، تو (وصلاً) ھا کو مضموم پڑھتے ہیں۔ جیسے: بِهُمُ الاَسْبَاب، عَلَیْهُمُ القِتَال.(۳)

---

(۱) شاطبیہ:۳۶

(۲) شاطبیہ:۱۸، البدور الزاہرۃ:۳۴۳

(۳) شاطبیہ:۱۰

(۸) رَای کے بعد حرفِ متحرک واقع ہو، تو را اور ہمزہ دونوں میں امالہ کرتے ہیں۔(۱)

تنبیہ: اِن اٹھارہ مقامات میں صرف کسائی رَحِمَہُ اللّٰہُ (حمزہؒ نہیں) امالہ کرتے ہیں۔(۱) کلمۂ اَحْیَا کا مطلقًا (۲) رُءْیَایَ (۳) وَالرُّءْیَا (۴) مَرْضَات مَرْضَاتِی (۵) خَطَایَا (۶) وَمَحْیَاهُمْ (۷) تُقَاتِهٖ (۸) هَدَانِیْ (۹) اَنْسَانِیْهُ (۱۰) عَصَانِیْ (۱۱) اَوْصَانِیْ (۱۲) اٰتَانِیَ الْکِتٰبَ (۱۳) اٰتَانِ اللّٰه (۱۴) دَحٰهَا (۱۵) تَلٰهَا (۱۶) طَحٰهَا (۱۷) سَجٰی (۱۸) هَارٍ. (۲)

---

(۱) شاطبیہ:۵۲، شرح سبعہ:۱/۲۶۸

(۲) شاطبیہ:۲۵

قواعد دوری علی رحمہ اللہ

(۱) کٰفِرِیۡنَ الکٰفِرِیۡنَ اوررائے مکسورہ سے پہلے والے الف کا امالہ کرتے ہیں۔جیسے:النَّارِ. (۱)

(۲) اِن انیس کلمات میں امالہ کرتے ہیں۔

(۱)اٰذَانِهِمۡ (۲) اٰذَانِنَا (۳) طُغۡیَانِهِم (۴) هُدَایَ (۵) مَثۡوَایَ (۶)مَحۡیَایَ (۷) رُؤۡیَاکَ (۸) بَارِئُکُمۡ (۹) البَارِئُ (۱۰) سَارِعُوۡا (۱۱) یُسَارِعُوۡنَ (۱۲) نُسَارِعُ (۱۳)الجَارِ (۱۴) جَبَّارِیۡنَ (۱۵)الجَوَارِ (۱۶) اَنۡصَارِیۡ (۱۷) مِشۡکٰوۃ (۱۸) یُوَارِیۡ (۱۹) اُوَارِیۡ. لیکن آخری دو میں خلف ہے؛البتہ فتح طریق کے موافق ہے۔ (۲)

---

(۱) شاطبیہ:۲۶

(۲) شرح سبعہ:۱/۲۶۸

کسائی رَحِمَہُ اللہُ کے لیے وقفاً

ھائے تانیث میں امالہ کا بیان

ہائے تانیث کے وقفی امالے میں دو مذاہب ہیں:

پہلا مذہب: ہائے تانیث سے پہلے حروف کی چار صورتیں ہیں۔(۱) ہائے تانیث سے پہلے فَجُثُتُ زَیْنَبَ لِذَوْدِشَمْسٍ کے پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف ہو، تو امالہ ہوگا۔ جیسے: خَلِیْفَةٌ، بَهْجَةٌ، ثَلٰثَةٌ.

(۲) ہائے تانیث سے پہلے حروفِ اَکْھَرُ کے چار حرفوں میں سے کوئی حرف ہو، بہ شرطے کہ اس سے پہلے کسرہ ہو ﴿فِئَةٌ، مُشْرِكَةٌ، اٰلِهَةٌ، الاٰخِرَةُ﴾ یا یائے ساکنہ ہو (كَهَيْئَةٌ، الأَيْكَةُ، الصَّغِيْرَةُ) یا کسرہ کسی ساکن حرف کے فاصلے سے ﴿وِجْهَةٌ﴾ ہو، تو امالہ

کرتے ہیں۔(ھا سے پہلے یائے ساکنہ کی،اسی طرح ہمزہ اورکاف سے پہلے حرفِ ساکن کی مثال قرآن میں نہیں ہے)

(۳) ہائے تانیث سے پہلے حروفِ اَکْھَرُ میں سے کوئی حرف ہواوراس سے پہلے کسرہ ﴿اِمْرَاَةٌ، التَّھْلُکَة﴾ یایائے ساکنہ ﴿سَوْاَۃٌ﴾ ہو،توبالخلف امالہ ہوگا؛لیکن امالہ ضعیف ہے۔

(۴) ہائے تانیث سے پہلے خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَاعٍ کے دس حرفوں میں سے کوئی حرف ہو،توفتح کرتے ہیں۔جیسے:الصَّاخَّةُ،صِبْغَةُ. ناظم اوردانی رَحِمَهُمَا اللهُ کی رائے میں یہی مذہب مختار ہے۔

دوسرا مذہب: صرف ہائے تانیث سے پہلے الف ہو،توامالہ نہیں ہوتا۔جیسے:الصَّلٰوةُ. (۱)

(۱) شاطبیہ:۲۸،اصول القراءات:۷۷

ہمزتین کابیان

ہمزتین فی کلمۃ متفق الحرکۃ

(۱) ءَ اَنْذَرْتَھُمْ: تسہیلِ ثانیہ مع الادخال.. قالون رَحِمَہُ اللّٰہُ ، بصری رَحِمَہُ اللّٰہُ ، ہشام رَحِمَہُ اللّٰہُ نیز ہشام رَحِمَہُ اللّٰہُ کے لیے تحقیق مع الادخال بھی ہے۔

(۲) ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل......ورش، مکی رَحِمَھُمَا اللّٰہُ

(۳) نیز ابدال بہ مدِلازم......ورش رَحِمَہُ اللّٰہُ

(۱) اَرَاَیْتَ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل......مدنی رَحِمَہُ اللّٰہُ

(۲) نیز ابدال بہ مدِلازم......ورش رَحِمَہُ اللّٰہُ

(۳) ہمزۂ ثانیہ کا حذف......کسائی رَحِمَہُ اللّٰہُ

(۴) تحقیق محض..........مابقیہ۔(۱)

---

(۱) شاطبیہ:۱۶

همزتين فى كلمة اول مفتوح ثانى مكسور

(۱) اَئِنَّا ، ﴿ءَاِنَّكُمْ﴾ سورة السجدة:

تسہیل مع الادخال قالون، بصری رحمہما اللہ

(۲) ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل: ورش، مکی رحمہما اللہ

(۳) تحقیق مع الادخال اور تحقیق بلا ادخال......

ہشام رحمہ اللہ

(۴) ءَاِنَّكُمْ: تسہیل مع الادخال اور تحقیق محض

ہشام رحمہ اللہ (۱)

(۵) تحقیق محض .... مابقیہ (۲)

همزتين فى كلمة اول مفتوح ثانى مضموم

(۱) ءَاُنْزِلَ: تسہیل مع الادخال۔ قالون رحمہ اللہ

(۱) البدور الزاہرۃ:۲۸۲ (۲) شاطبیہ:۱۶

(۲) تسہیل مع الادخال وتسہیل بلاادخال ......

بصری رحمہ اللہ

تنبیہ:﴿ اُشْھِدُوْا ﴾ءَ اُشْھِدُوْا: تسہیل مع الادخال وتسہیل بلاادخال ..... قالون رحمہ اللہ

تسہیل محض ...... ورش رحمہ اللہ

(۳) تسہیل بلاادخال: ورش، مکی رحمہما اللہ

(۴) تحقیق مع الادخال وتحقیق بلاادخال وتسہیل مع الادخال: ہشام رحمہ اللہ

تنبیہ:ءَ اُنَبِّئُکُمْ : تحقیق مع الادخال وتحقیق بلاادخال: (آل عمران میں صرف دو ہی وجہ ہیں) ہشام رحمہ اللہ

(۵) تحقیق محض .... مابقیہ (۱)

---

(۱) شاطبیہ:۱۶

ہمزتین فی کلمتین متفق الحرکۃ مفتوحتین

(۱) جَـــآءَ اَحَــدٌ : ہمزۂ اولی کا اسقاط بہ قصر و مد:

قالون رحمہ اللہ ،بزی رحمہ اللہ ،بصری رحمہ اللہ

(۲) ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل وابدال: ورش، قنبل رحمہما اللہ

(۳) تحقیق محض................ مابقیہ(۱)

متفق الحرکۃ مضمومتین

(۱) اَوْ لِیَـآءُ اُولٰٓئِکَ :ہمزۂ اولی کی تسہیل بہ مد وقصر......قالون، بزی رحمہما اللہ

(۱) شاطبیہ:۱۷۱

(۲) ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل وابدال: ورش، قنبل رَحِمَہُمَا اللہُ

(۳) ہمزۂ اولی کا اسقاط بہ قصر و مد: بصری رَحِمَہُ اللہُ

(۴) تحقیق محض......................مابقیہ (۱)

متفق الحرکۃ مکسورتین

(۱) مِنَ السَّمَآءِ اِنْ :ہمزۂ اولی کی تسہیل بہ مد و قصر......قالون، بزی رَحِمَہُمَا اللہُ

(۲) ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل، وابدال بہ مدِ لازم: ورش، قنبل رَحِمَہُمَا اللہُ

---

(۱) شاطبیہ:۱۷

(۳) ھٰـؤُلَاءِ اِن......وَالبِغَـآءِ اِن میں ہمزۂ ثانیہ کو یائے مکسورہ کے ساتھ بھی پڑھتے ہیں: ورش رحمہ اللہ

(۴) ہمزۂ اولی کا اسقاط بہ قصر و مد: بصری رحمہ اللہ

(۵) تحقیق محض..................مابقیہ (۱)

ھمزتین فی کلمتین مختلف الحرکۃ

(۱) شُھَـدَآءَ اِذ: ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل......مدنی رحمہ اللہ، مکی رحمہ اللہ، بصری رحمہ اللہ

(۲) جَـآءَ اُمَّۃ: ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل......مدنی رحمہ اللہ، مکی رحمہ اللہ، بصری رحمہ اللہ

(۱) شاطبیہ: ۱۷

(۳) نَشَاءُ اَصَبْنَا : میں ہمزۂ ثانی کا واوِ مفتوحہ سے ابدال: مدنی رحمہ اللہ، مکی رحمہ اللہ، بصری رحمہ اللہ

(۴) وَالسَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا: ہمزۂ ثانیہ کا یائے مفتوحہ سے ابدال: مدنی رحمہ اللہ، مکی رحمہ اللہ بصری رحمہ اللہ

(۵) يَشَاءُ اِلٰى: تسہیل اور ابدال بالواو: مدنی رحمہ اللہ، مکی رحمہ اللہ، بصری رحمہ اللہ

(٦) تحقیق محض .... مابقیہ (۱)

---

(۱) شاطبیہ: ۱۷

استفہامِ مکرر

مدنی کسائی رحمہما اللہ: استفہام مکرر کے تمام کلمات میں مدنی ،کسائی رحمہما اللہ کے لیے استفہام فی الاول،اخبار فی الثانی ﴿ءَ اِذَا...... اِنَّــا﴾ لیکن سورۂ نمل اور عنکبوت میں مدنی رحمہ اللہ کے لیے اس کے برعکس (اخبار فی الاول،استفہام فی الثانی) ہے۔

تنبیہ: کسائی رحمہ اللہ نمل میں ایک نون زیادہ کرکے ﴿ءَ اِذَا......اِنَّنَا﴾ پڑھتے ہیں اور عنکبوت میں دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں۔

شامی رحمہ اللہ: استفہام مکرر کے تمام کلمات میں شامی رحمہ اللہ کے لیے اخبار فی الاول،استفہام فی الثانی ﴿اِذَا......ءَ اِنَّا﴾ مگر دو جگہ نمل و نازعات میں

اس کے برعکس ہے۔ نمل میں ایک نون زیادہ کرکے ﴿ءَ اِذَا……اِنَّنَا﴾ پڑھتے ہیں اور واقعۃ میں دونوں جگہ استفہام سے پڑھتے ہیں۔

باقیین: استفہام مکرر کے تمام کلمات میں باقی ائمہ کے لیے استفہام فی الاول والثانی۔ جیسے: ﴿ءَ اِذَا……اَئِنَّا﴾ لیکن عنکبوت میں مکی اور حفص رَحِمَهُمَا اللهُ اخبار فی الاول، استفہام فی الثانی کرتے ہیں۔

فائدہ: استفہام سے پڑھنے والے تحقیق، تسہیل اور ادخال میں اپنے اصول کے موافق ہیں۔

تنبیہ: استفہام مکرر میں جہاں شامی رَحِمَهُ اللهُ کے لیے دو ہمزہ ہیں، ان سب میں ہشام رَحِمَهُ اللهُ کے لیے ادخال بلاخلاف ہے۔(۱)

---

(۱) اصول القراءات: ۴۲

امام حمزہ وہشام رَحِمَهُمَا اللّٰهُ کے لیے وقفاً تخفیفِ ہمزہ کا بیان

حمزہ رَحِمَهُ اللّٰهُ کے لیے ہمزۂ متوسطہ ﴿یُؤْمِنُوْنَ﴾ اور ہمزۂ متطرفہ (وہ ہمزہ جو کلمہ کے آخر میں ہو) ﴿جَآءَ﴾ میں اور ہشام رَحِمَهُ اللّٰهُ کے لیے صرف متطرفہ میں تخفیف ہمزہ ہے۔

(۱) ہمزۂ ساکنہ ماقبل متحرک ہو، تو ماقبل کی حرکت کے مطابق ابدال ہوگا؛ ﴿ یُـوْمِـنُـوْنَ ﴾ لیکن رِئْیًا اور تُؤْوِیْ میں بالخلف ادغام ہے۔ جیسے: رِیًا...... رِیًّا اور تُوْوِیْ ......تُوِّیْ.(۱)

---

(۱) شاطبیہ۱۹

(۲) ہمزۂ متحرکہ ماقبل واو یا یائے ساکنہ (خواہ مدہ ہو یا غیر مدہ) اصلی (فا، عین، لام) ہو، تو دو وجہ ہیں:

(۱) نقلِ حرکت کے بعد حذفِ ہمزہ (۲) ابدال کے بعد ادغام۔ جیسے: سَوْاٰتِہِمَا سے سَوَاتِہِمَا سَوَّاتِہِمَا، سِیْئَتْ سے سِیَتْ سِیَّتْ، سَوْءٌ سے سَوْ، سَوّ، سُوْءَ سے سُوْ، سُوّ.

(۳) ہمزۂ متوسطہ ماقبل الف ساکن ہو، تو تسہیلِ ہمزہ مع المد والقصر ہے۔ جیسے: جَآءَھُم.(۱)

(۴) ہمزۂ متحرکہ ماقبل ساکن الف، واو، یا کے علاوہ کوئی دوسرا حرف ساکن ہو، تو صرف نقلِ حرکت ہے۔ جیسے: القُرَانُ.

---

(۱) شاطبیہ:۱۹

(۵) ہمزۂ متحرکہ ماقبل ساکن واو یا یائے زائد ہو، (فا، عین، لام کلمے میں نہ ہو) تو صرف ابدال کے بعد ادغام ہے۔ جیسے: خَطِیْئَتُہٗ سے خطیَّتُہٗ.

(٦) ہمزۂ متطرفہ ماقبل الف ساکن ہو، تو ابدال بالالف کے بعد ہمزہ حذف کرکے قصر، توسط اور طول کرتے ہیں۔ جیسے: السُّفَهَآءُ سے السُّفَهَا. (۱)

(۷) ہمزۂ متحرکہ حرکت کے بعد واقع ہو، تو اس کی نو صورتیں ہیں اور وہ یہ ہیں: ہمزۂ مفتوحہ بعدِ حرکاتِ ثلاثہ۔ مثلاً: (۱) سَـألتَهم، (۲) یُـؤَیِّـدُ ﴿یُوَیِّدُ﴾ (۳) خَـاطِـئَةَ ﴿خَاطِیَةَ﴾ ہمزۂ مکسورہ بعدِ حرکاتِ ثلاثہ۔ مثلاً: (۴) خَـاطِـئِیْنَ (تسہیل) (۵) بَـئِیْـس (تسہیل)

---

(۱) شرح سبعہ: ۱/۲۵۲

(۶) سُئِلُوْا ﴿سُوِلُوْا تسہیل ایضاً﴾ ہمزۂ مضمومہ بعدِ حرکاتِ ثلاثہ۔ مثلاً: (۷) رُؤُسَکُم (تسہیل) (۸) رَؤُفٌ (تسہیل) (۹) مُسْتَھْزِؤُنَ ﴿مُسْتَھْزِیُوْنَ تسہیل ایضاً﴾ بقیہ پانچ میں صرف تسہیل ہے۔

نوٹ: ان نو صورتوں کی وضاحت اس طرح ہے، کہ دوسری صورت میں واوِ مفتوحہ سے تیسری میں یائے مفتوحہ سے ابدال ہوگا اور چھٹی اور نویں صورت میں ابدال اور تسہیل دونوں ہیں؛ رہے باقی پانچ اس میں صرف تسہیل ہے۔

(۸) ہمزۂ متوسطہ بہ زوائد یعنی یائے نداء ﴿یٰٓاَیُّھَا﴾ ہائے تنبیہ ﴿ھٰٓاَنْتُمْ﴾ لام ﴿لَاَنْتُمْ﴾ ہمزہ ﴿ءَاَنْذَرْتَھُمْ﴾ سین ﴿سَاَصْرِفُ﴾ فا ﴿فَاِذَا﴾ واو ﴿وَاَنْتُمْ﴾ با ﴿بِاَنَّھُمْ﴾ کاف ﴿کَاَنَّھُمْ﴾ اور لامِ

تعریف کی وجہ سے متوسط ﴿الاَنْھٰرُ﴾ ہو جائے، تو اس میں تحقیق و تسہیل (تخفیف مراد ہیں نہ، کہ اصطلاحی تسہیل مراد ہے) دونوں ہیں۔

البتہ ہمزۂ مفتوحہ کسرہ کے بعد ہو، تو یائے مفتوحہ سے ابدال ہوگا۔ جیسے: لِاَبَوَیْہِ سے لِیَبَوَیْہِ.

ہمزۂ مضمومہ کسرہ کے بعد ہو، تو یائے مضمومہ سے ابدال ہوگا۔ جیسے: لِاُوْلٰھُمْ سے لِیُوْلٰھُمْ اور دوسری وجہ تحقیق ہوگی، تیسری وجہ تسہیل ہے۔

تنبیہ: مذکورہ تمام قسموں کے ہمزۂ متطرفہ کی تخفیف میں ہشام رحمہ اللہ بھی شریک ہیں۔ (۱)

❁❁❁

(۱) شرح سبعہ: ۱/ ۲۶۵، ۲۶۶، شاطبیہ: ۲۰

ائمہ سبعہ اور ان کے رواۃ کامختصر تذکرہ

(۱) امام نافع المدنی رحمہ اللہ:

ابورویم نافع بن عبدالرحمٰن بن ابی نعیم اصفہانی ہیں،لقب امام دار الہجرۃ ہے۔انہوں نے ستر ایسے تابعین سے استفادہ کیا تھا،جو براہِ راست حضرت ابی بن کعب،عبد اللہ ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کے شاگرد تھے؛ لہذا امام نافع رحمہ اللہ کی قرءات تین واسطوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔یہ امام مالک رحمہ اللہ کے قراءت میں استاذ ہیں، آپ رحمہ اللہ کی پیدائش ۷۰ھ میں ہوئی اور وفات شہر مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ۱۶۹ھ میں ہوئی

اور جنۃ البقیع میں مدفون ہوئے اور امام نافع رَحِمَہُ اللّٰہُ نے ستر (۷۰) تابعین سے پڑھا، رنگ ان کا سیاہ تھا، ان کے راوی بہت ہیں اور سب اعلی درجے کے معتبر ہیں؛ لیکن شاطبی رَحِمَہُ اللّٰہُ نے ان میں سے صرف دو مشہور راویوں کو ذکر فرمایا ہے، قالون اور ورش رَحِمَہُمَا اللّٰہُ۔(۱)

☆**قالون** رَحِمَہُ اللّٰہُ: ابوموسیٰ عیسیٰ بن مینا ہیں، لقب قالون رَحِمَہُ اللّٰہُ (جید) ہے، یہ امام نافع رَحِمَہُ اللّٰہُ کے ربیب تھے، بہرے تھے، بجلی کی آواز بھی نہیں سنتے تھے؛ لیکن قرآن پڑھنا، پڑھانا سنتے تھے اور ان کی ولادت ۱۲۰ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور ۲۲۰ھ میں وفات پائی۔

---

(۱) علم قراءت اور قرائے سبعہ: ۵۱، تاریخ علم القراءات: ۱۷۱

☆ **ورش** رحمہ اللہ : ابو سعید عثمان بن سعید بن عبداللہ المصری ہیں، ورش (ابیض اللون) لقب ہے۔ ۱۱۰ھ مصر میں ولادت ہوئی اور ۱۹۷ھ مصر ہی میں رہتے ہوئے انتقال ہوا۔ (۱)

(۲) امام ابنِ کثیر مکی رحمہ اللہ

عبداللہ بن کثیر بن عمرو بن عبداللہ زاذان مکی یہ فارسی تھے، آپ نے عبداللہ بن السائب المخزومی صحابی رضی اللہ عنہ سے پڑھا مخزومی رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے پڑھا، لہذا آپ رحمہ اللہ کی قراءت دو واسطوں سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے، ان کی پیدائش حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ۴۵ھ میں مکہ مکرمہ میں ہوئی

(۱) علم قراءت اور قرائے سبعہ: ۵۱، تاریخ علم القراءات: ۱۷۱

اورآپ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک،عبداللہ بن زبیراورابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کی زیارت کی تھی،آپ رحمہ اللہ کی قراءت مکہ مکرمہ میں زیادہ مشہور تھی،امام شافعی رحمہ اللہ آپ کے تلامذہ میں سے ہیں،وفات ۱۲۰ھ میں مکے ہی میں ہشام بن عبدالملک کے زمانے میں ہوئی۔ (۱)

☆**بزی** رحمہ اللہ : احمد بن محمد بن عبداللہ بن قاسم بن نافع بن بزہ ہے،کنیت ابوالحسن ہے،یہ آپ کے جدِاعلی حضرت ابو بزہ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے بزی کہلاتے ہیں،آپ رحمہ اللہ چالیس سال مسجدِحرام کے امام ومؤذن تھے،پس بزی رحمہ اللہ کی روایت دو

(۱) احیاء المعانی:۱۱،تاریخ علم القراءات:۱۷۱

واسطوں سے مکی رَحِمَہُ اللہُ تک پہنچتی ہے اوران کی پیدائش ۱۷۰ھ میں ہوئی اوروفات ۲۵۰ھ مکہ معظّمہ میں ہوئی۔(۱)

☆**قنبل** رَحِمَہُ اللہُ : محمد بن عبدالرحمٰن مخزومی مکی ہے،کنیت ابوعمرواورلقب قنبل رَحِمَہُ اللہُ ہے۔۱۹۵ھ میں پیداہوئےاور۲۹۱ھ مکے میں وفات پائی۔(۲)

(۳) امام ابوعمرو بصری

رَحِمَہُ اللہُ : ابن العلاء بن عماربن عبداللہ بن الحصین بن الحارث البصری المازنی ہیں،جن کے نام میں مؤرخین نے اختلاف کیاہے،ایک قول تویہ ہے کہ ان کا نام زبّان

(۱) احیاءالمعانی:۱۲

(۲) احیاءالمعانی:۱۲

تھا، دوسرا قول یحیی، تیسرا عثمان اور چوتھا محبوب تھا؛ لیکن صحیح پہلا ہی ہے۔آپ رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد اور سعید بن جبیر رحمہما اللہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، آپ رحمہ اللہ کی روایت تین واسطوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے، آپ کی ولادت ۶۸ھ میں اور وفات ۱۵۴ھ میں ہوئی۔ (۱)

☆ **دوری** رحمہ اللہ: حفص بن عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ ہیں، ان کی پیدائش ۱۵۰ھ میں بغداد کے قریب دور نالی ایک قریہ میں ہوئی، اسی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو دوری کہتے ہیں، آپ کی وفات ۲۴۶ھ مکے میں ہوئی۔ (۲)

---

(۱) احیاء المعانی: ۱۲، تاریخ علم القراءات: ۱۷۲

(۲) احیاء المعانی: ۱۳، تاریخ علم القراءات: ۱۷۲

☆ **سوسی** رحمۃ اللہ: صالح بن زیاد بن عبداللہ بن اسماعیل بن الجارود السوسی ہے۔آپ کی پیدائش ۱۷۱ھ اہواز کے قریب سوس نامی مقام میں ہوئی اور خراسان میں ماہِ محرم ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔(۱)

(۴) امام عبداللہ بن عامر شامی رحمۃ اللہ

شامی رحمۃ اللہ: حضرت ابونعیم یا ابوعمران عبداللہ بن عامر بن ربیعہ دمشقی جلیل القدر تابعی دمشق کے شیخ القراء جامع دمشق کے امام وقاضی بھی تھے،حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شاگردِ رشید آپ رحمۃ اللہ کی روایت ایک واسطے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے،آپ رحمۃ اللہ کی پیدائش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

(۱) احیاء المعانی:۱۴،تاریخ علم القراءات:۱۷۲

کے دوسال بعد رحاب نامی مقام میں ۱۲۰ھ کے اوائل میں ہوئی، دوسرا قول یہ ہے کہ ۸ھ میں پیدا ہوئے، وفات ۱۱۸ھ میں ۱۰/محرم (یومِ عاشورہ) کو دمشق میں ہشام بن عبدالملک کے زمانے میں ہوئی۔ (۱)

☆**ھشام** رحمۃ اللہ: ابوالولید ہشام بن عمّار بن سلمی دمشقی، آپ دوواسطوں سے شامی رحمۃ اللہ کے شاگرد ہیں، آپ کی پیدائش دمشق میں ۱۵۳ھ کو ہوئی، آپ جامع مسجد دمشق کے مفتی وخطیب تھے، آپ کی وفات دمشق ہی میں محرم ۲۴۵ھ کو ۹۲ سال کی عمر میں ہوئی۔ (۲)

---

(۱) احیاء المعانی: ۱۴، تاریخ علم القراءات: ۱۷۲

(۲) احیاء المعانی: ۱۵، تاریخ علم القراءات: ۱۷۴

☆**ابن ذکوان** رحمہ اللہ : ابوعمرو عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان قریشی دمشقی ہیں، آپ کی ولادت یوم عاشورا ۱۷۳ھ میں ہوئی اور دمشق میں ۲۴۲ھ کو بہ عمر ۶۹ سال میں وفات پائی۔(۱)

(۵) امام عاصم الکوفی رحمہ اللہ :

ابوبکر عاصم بن ابی النجود الاسدی الکوفی ہیں، امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ آپ رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔آپ رحمہ اللہ نے حضرت علی، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بلاواسطہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک واسطے سے پڑھا ہے، آپ رحمہ اللہ کی روایت ایک واسطے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔

(۱) احیاء المعانی:۱۵، تاریخ علم القراءات:۱۷۲

ان کی پیدائش ۹۵ھ میں ہوئی اور وفات ۱۲۷ھ کے اواخر میں ہوئی، دوسرا قول یہ ہے کہ ۱۲۸ھ میں ہوئی۔ (۱)

☆ **شعبہ** رحمہ اللہ: ابو بکر شعبہ بن عیاش بن سالم ہے، آپ نے اپنی حیات میں اٹھارہ ہزار قرآن ختم کیے، آپ ۹۵ھ کو کوفے میں پیدا ہوئے، آپ کی وفات ۲۱/ جمادی الاولیٰ ۱۹۳ھ کو کوفے میں ہوئی۔ (۲)

☆ **حفص** رحمہ اللہ: ابو عمرو حفص بن سلیمان ۹۰ھ میں پیدا ہوئے، آپ امام عاصم رحمہ اللہ کے ربیب تھے۔ ابن معین فرماتے ہیں کہ یہ خداداد مقبولیت ہے کہ عالمِ اسلام کے تمام مدارس و مکاتب میں حفص

---

(۱) احیاء المعانی: ۱۶، تاریخ علم القراءات: ۱۷۲

(۲) احیاء المعانی: ۱۶، تاریخ علم القراءات: ۱۷۲

رَحِمَہُ اللہُ کی روایت پڑھائی جاتی ہے اوران ہی کی روایت کوآسان سمجھ کراس کے موافق قرآن شریف میں نقطے اوراعراب لگائے گئے اوران کی وفات ۱۸۰ھ میں ہوئی۔(۱)

(٦) امام حمزہ الکوفی رَحِمَہُ اللہُ :

ابوعمارہ حمزہ بن حبیب بن زیاد تمیمی ہیں، امام حمزہ رَحِمَہُ اللہُ نے ابومحمد بن مہران بن اعمش رَحِمَہُ اللہُ سے پڑھا ہے اور انہوں نے یحیٰ رَحِمَہُ اللہُ سے اورانہوں نے علقمہ بن قیس رَحِمَہُ اللہُ سے اورانہوں نے عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے اورانہوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے، پس امام حمزہ رَحِمَہُ اللہُ کی قراءت چارواسطوں سے آپ تک پہنچتی ہے،

(۱) احیاء المعانی: ۱۷، تاریخ علم القراءات: ۱۷۴

آپ کی ولادت ۸۰ھ بہ زمانۂ عبدالملک ہوئی اور وفات ۱۵۶ھ حلوان میں خلیفۂ منصور یا مہدی کے زمانے میں ہوئی۔(۱)

☆ **خلف** رحمہ اللہ: خلف بن ہشام بن ثعلب البزار ہیں، جو ۱۵۰ھ پیدا ہوئے، ۲۲۹ھ ماہِ جمادی الاخری میں وفات پا گئے۔(۲)

☆ **خلاد** رحمہ اللہ: ابوعیسیٰ خلاد بن خالد صیرفی ہیں، ان کی وفات ۲۲۰ھ میں کوفہ میں ہوئی۔(۳)

---

(۱) احیاء المعانی: ۱۷، تاریخ علم القراءات: ۱۷۴

(۲) احیاء المعانی: ۱۸، تاریخ علم القراءات: ۱۷۴

(۳) احیاء المعانی: ۱۸، تاریخ علم القراءات: ۱۷۴

(۷)امام کسائی الکوفی رحمہ اللہ:
ان کا نام علی بن حمزہ ہے، کنیت ابوالحسن، آپ بھی کوفہ کے رہنے والے تھے، اصلاً فارسی ہیں، امام حمزہ اور نافع رحمہما اللہ آپ کے اساتذہ میں سے ہیں، جن کی سند گذر چکی ہے، ان کی پیدائش کوفے میں ۱۱۹ھ کو ہوئی اور وفات ملک ''رے'' جاتے ہوئے موضع رنبویہ میں بہ عمر ستر سال ۱۸۹ھ کو ہوئی، پیدائش کا دوسرا قول ۱۲۰ھ کا ہے، نیز وفات میں دوسرا قول ۱۸۷ھ کا ہے۔(۱)

☆ابو الحارث رحمہ اللہ: ابوالحارث کنیت ہے، ان کا نام لیث بن خالد ہے، ان کی وفات ۲۴۰ھ میں ہوئی۔(۲)

---

(۱) احیاء المعانی: ۱۸، تاریخ علم القراءات: ۱۷۵

(۲) احیاء المعانی: ۱۹، تاریخ علم القراءات: ۱۷۵

☆**دوری علی** رحمہ اللہ: جن کا نام حفص بن عمرو دوری ہے، ان کے حالات کا ذکر ابو عمرو بصری رحمہ اللہ کے راویوں میں آچکا ہے، کیوں کہ دوری رحمہ اللہ دونوں کے شاگرد ہیں۔(۱)

قرائے سبعہ کی موجودہ ترتیب امام ابن مجاہد رحمہ اللہ کی مقرر کردہ ہے، چوتھی صدی سے یہی معمول ہے؛ ورنہ شیوخ اور طبقات کے لحاظ سے شامی رحمہ اللہ، عاصم رحمہ اللہ، مکی رحمہ اللہ، مدنی رحمہ اللہ، بصری رحمہ اللہ حمزہ رحمہ اللہ، کسائی رحمہ اللہ ہونی چاہیے تھی۔

رواۃ کی یہ ترتیب شاطبیؒ کی بیان کردہ ہے؛ ورنہ ابن مجاہد رحمہ اللہ اور دانی رحمہ اللہ نے قنبل رحمہ اللہ

---

(۱) احیاء المعانی:۱۹، تاریخ علم القراءات:۱۷۱

کوبزی رحمہ اللہ سے اور ابن ذکوان رحمہ اللہ کو ہشام رحمہ اللہ سے اوردوری علی رحمہ اللہ کو ابوالحارث رحمہ اللہ سے مقدم بیان کیا ہے، باقی میں موافقت ہے۔

باتباع ابن مجاہد رحمہ اللہ چوتھی اور چھٹی صدی سے اکثر مصنفین ومؤلفین اور تمام اہلِ ادا، اسی کی پیروی کرتے ہیں؛لہذا یہ ترتیب واجب اور مسنون نہیں ہے، قاری جس کو چاہے مقدم ومؤخر کرسکتا ہے؛لیکن جمع پڑھتے ہوئے کسی ایک ترتیب پر قائم رہے؛ تاکہ غلطی نہ ہو، مناسب یہ ہے کہ اسی پر باقی رہے، ایجاد کی ضرورت نہیں۔ (۱)

(۱) شرح سبعہ: ۹۴/۱

اجرے کا طریقہ اور اس کے اقسام

اجـــراء: پورا قرآن من اولہ الی آخرہ تمام قراء اور رواۃ کے اختلاف میں خود پڑھتے ہوئے استاذ کو سنا دینے کا نام اجراء ہے۔

اجراء کے دو طریقے ہیں (۱) افراد (۲) جمع

افراد: ہر امام کی ہر ایک روایت بالترتیب الگ الگ پڑھی جائے، تو اس کو قراءتِ منفردہ کہتے ہیں۔

جـمـع : تمام قراء اور رواۃ کے اختلافات کو جمع کر کے پڑھنے کو جمع اور جمع الجمع کہتے ہیں اور اس میں ہر وجہ کا پڑھنا ضروری ہے، کسی وجہ کے ترک سے یہ کامل نہیں ہوگا۔

جمع الجمع کے تین طریقے ہیں: (۱) جمع وقفی (۲) جمع عطفی (۳) جمع حرفی

جمع وقفی: قاری اس وقفِ صحیح تک قراءت کرے، جس کے بعد سے ابتدا درست ہو، جو ائمہ ورواۃ، مندرج اور شریک ہو گئے، ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں، اصحابِ اختلاف کو ابتدا سے لوٹائے اور اسی جگہ وقف کرے جہاں پہلے وقف کیا تھا، اسی طرح تمام اختلافات کر کے آگے بڑھیں۔

جمع عطفی: قاری اس وقفِ صحیح تک قراءت کرے، جس کے بعد سے ابتدا درست ہو، جو ائمہ ورواۃ، مندرج اور شریک ہو گئے، ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اختلاف کرنے والوں کو دیکھے، کہ کون محلِ وقف سے اقرب ہے؟ چناں چہ اس جگہ سے وقف تک ان کے لیے اعادہ کرے، پھر ان کو لوٹائے جو ان سے اوپر ہوں، حتی کہ سب اختلاف پورے ہو جائیں۔

اوراگر چند ائمہ ایک جگہ جمع ہوں، تو ترتیبِ ائمہ کے مطابق قراءت پوری کریں گے۔ مثلاً: فتح اور امالہ والے جمع ہوں، تو فتح پڑھ کے امالۂ صغری و کبری کریں گے۔

جمع حرفی : قراءت کرتے ہوئے قاری اس کلمے پر پہنچے، جس میں اصولی یا فرشی اختلاف ہو، اس کلمے کا اعادہ کر کے یکے بعد دیگرے اختلافات کو ادا کرے پھر آگے چلے۔

اوراگر وہ اختلاف دو کلموں سے متعلق ہو، جیسے: مدِ منفصل اور سکتہ، تو دونوں کلمات کو ملا کر اختلاف پورا کریں۔(۱)

تمت

(۱) شرح سبعہ: ۱/۳۴۷

مبادی
اُصول قراءاتِ ثلاثہ

من طریق الدرۃ

مرتّب

مولانا قاری محمد لقمان مفتاحی قاسمی

استاذ الجامعۃ الاسلامیۃ مسیح العلوم، بنگلور

مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور

فَهرَسْ

صفحہ	عناوین	شمارہ
۵	**رموزالانفراد**	۱
۶	**قراءاتِ ثلاثه**	۲
۶	قواعدِ امام ابوجعفر یزید رحمہ اللہ	۳
۱۳	قواعدِ امام یعقوب حضرمی رحمہ اللہ	۴
۱۸	قواعدِ رویس رحمہ اللہ	۵
۲۱	قواعدِ امام خلف بزار رحمہ اللہ	۶

۷	**ہمزتین کا بیان**	۲۶
۸	ہمزتین فی کلمۃ	۲۶
۹	ہمزتین فی کلمتین متفق الحرکۃ	۲۷
۱۰	ہمزتین فی کلمتین مختلف الحرکۃ	۲۷
۱۱	**استفہامِ مکرر**	۲۹
۱۲	**قرائے ثلاثہ ورواۃ کی مختصر سوانح**	۳۰
۱۳	امام ابوجعفر یزید المدنی رحمۃ اللہ	۳۰
۱۴	عیسی بن وردان رحمۃ اللہ	۳۱
۱۵	ابن جماز رحمۃ اللہ	۳۱
۱۶	امام یعقوب بصری رحمۃ اللہ	۳۲

۱۷	رویس رحمہ اللہ	۳۳
۱۸	روح رحمہ اللہ	۳۳
۱۹	امام خلف البزار رحمہ اللہ	۳۳
۲۰	اسحاق رحمہ اللہ	۳۴
۲۱	ادریس رحمہ اللہ	۳۴
۲۲	**مراجع ومصادر**	۳۶

رموزالانفراد	
أ	أبوجعفرالمدني رحمه الله
ب	عيسىٰ ابنِ وردان رحمه الله
ج	ابنِ جماز رحمه الله
ح	يعقوب الحضرمي رحمه الله
ط	رويس رحمه الله
ى	روح رحمه الله
ف	خلف بزارالكوفي رحمه الله
ض	إسحاق رحمه الله
ق	إدريس رحمه الله

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قراء ا تِ ثلاثة

قواعد امام ابو جعفر یزید رحمہ اللہ

(۱) بین السورتین بسمله پڑھتے ہیں۔(۱)

(۲) مدِ متصل میں توسط دوالفی اور منفصل میں قصر کرتے ہیں۔ (۲)

(۳) میمِ جمع کے بعد حرفِ متحرک ہو،تو (وصلاً) صلہ کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) الدرة المضیة:۱۱۶،البدور الزاہرة:۱۳۰

(۲) البدور الزاہرة:۱۷،۱۸،الدرة المضیة:۱۱۹

(۳) البدور الزاہرة:۱۶

(۴) نونِ ساکن اور تنوین کے بعد ”غین“ اور ”خا“ آئے تو اخفا کرتے ہیں۔ مثلاً: قَوْلًا غَیْرَہ. (۱)

لیکن یہ تین کلمات اخفا سے مستثنی ہیں۔

(۱) اِنْ یَکُنْ غَنِیًّا (۲) المُنْخَنِقَةُ (۳) فَسَیُنْغِضُوْنَ.

(۵) ہمزۂ ساکنہ کو مطلقاً (ماقبل کی حرکت کے موافق) مدہ سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے یُؤْمِنُوْنَ ﴿یُوْمِنُوْنَ﴾ لیکن اَنْبِئْهُمْ، نَبِّئْهُمْ میں ابدال نہیں کرتے ہیں۔ (۲)

(۶) ءَاِنَّکَ (یوسف) میں ایک اَذْھَبْتُمْ (احقاف)، اَنْ کَانَ (قلم)، اَشْھِدُوْا (زخرف) میں دو ہمزہ پڑھتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) الدرة المضية: ۱۲۴، اتحاف: ۴۶

(۲) البدور الزاہرة: ۱۱۷، الدرة: ۱۲۱

(۳) الوجوہ المسفرة: ۹۰

(۷) رُؤْ یَا، رُؤْیَاکَ، الرُّؤْ یَا، رِئْیًا میں ابدال کے ساتھ ادغام بھی کرتے ہیں۔جیسے: رُو یَّا، رِیًّا، رُویَّا کَ، الرُّو یَّا. (۱)

(۸) ضمے کے بعد ہمزہ مفتوحہ ”فا“ کلمے میں ہو، تو ”واؤ“ سے بدل دیتے ہیں۔جیسے: مُوَجَّلًا اور یُوَیِّدُ میں صرف ابن جماز رَحِمَہُ اللہُ کے لیے ابدال ہے۔ (۲)

(۹) کسرے کے بعد ہمزہ مفتوحہ کو تیرہ کلمات میں ”یا“ سے بدل دیتے ہیں۔جیسے: (۱) فِیَةٌ، فِیَتَانِ، فِیَتَیْنِ، فِیَتُکُم (۲) مِیَةٌ، مِیَتَیْنِ (۳) رِیَایَالنَّاس (۴) لَیُبَطِیَنَّ (۵) وَلَقَدِ اسْتُھْزِیَ (۶) قُرِیَ (۷) لَنُبَوِّیَنَّھُمْ

---

(۱) البدور الزاہرۃ: ۷۹، الدرۃ: ۱۲۱

(۲) البدور الزاہرۃ: ۷۰، الدرۃ: ۱۲۱

(۸)خَاسِیًا(۹)بِالْخَاطِیَۃُ. خَاطِیَۃُ (۱۰) مُلِیتُ (۱۱) نَاشِیَۃُ (۱۲)شَانِیَکَ (۱۳)مَوْطِیًا اس میں ابدال وتحقیق ﴿مَوْطِئًا﴾ دونوں کرتے ہیں۔(۱)

(۱۰) کسرے کے بعد ہمزۂ مضمومہ کی حرکت کو نقل کر کے ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔جیسے:مُسْتَھْــــزُوْنَ لیکن الْــمُنْشِئُوْنَ میں ابنِ وردان رَحِمَہُ اللہُ کے لئے حذف کے ساتھ اثبات بھی ہے۔(۲)

(۱۱) کسرے کے بعد ہمزۂ مکسورہ کو حذف کرتے ہیں۔ مثلاً:والصّٰبِیْنَ وغیرہ البتہ خٰسِئِیْنَ میں اثبات ہے۔(۳)

(۱۲) فتحے کے بعد ہمزۂ مضمومہ کو حذف کرتے ہیں۔مثلاً:وَلَا یَطُوْنَ وغیرہ۔(۴)

---

(۱) البدور:۵۲،الدرۃ:۱۲۱ (۲) البدور:۲۲،الدرۃ:۱۲۱

(۳) البدور الزاہرۃ:۳۴ (۴)البدورالزاہرۃ:۱۴۱

(۱۳) فتحے کے بعد ہمزۂ مفتوحہ ہو، تو صرف مُتَّکاً وغیرہ میں حذف ہمزہ ہے، اور اَرَءَیْتَ، اَرَءَیْتُمْ وغیرہ میں ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل ہے۔(۱)

(۱۴) جُزْءً میں ہمزہ کو زا سے بدل کر زا کا زا میں ادغام کرتے ہیں۔ مثلاً: جُزًّا، جُزٌّ اسی طرح کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ، النَّسِیْئُ ﴿کَھَیَّۃِ الطَّیِّر، النَّسِیُّ﴾ میں بھی ہمزہ کو یا سے بدل کر یا کا یا میں ادغام کرتے ہیں۔(۲)

(۱۵) اَلّٰــــئِ (بحذف الیاء) وقفاً یا کے ساتھ، اِسْــرَآئِیْل اور کَــآئِن میں ہر جگہ دو وجہ ہیں، تسہیل مع المد والقصر لیکن ھٰاَنْتُمْ میں صرف تسہیل مع القصر ہے۔(۳)

---

(۱) البدور الزاہرۃ:۹۸، ۱۳۵، الدرۃ:۱۲۲

(۲) البدور الزاہرۃ:۷۰، الدرۃ:۱۲۲

(۳) الدرۃ:۱۲۲

(۱۶) رِدًا کو رِدَا بالنقل پڑھتے ہیں۔ رہا اَلْـٰٔنَ ، اَلْـٰٔنَ ،مِلْءُ الاَرْضِ میں صرف ابنِ وردان رَحِمَہُ اللہُ کے لیے نقل ہے۔(۱)

(۱۷) وَھُوَ فَھُوَ لَھُوَ وَھِیَ فَھِیَ لَھِیَ میں ''ھا''کو ساکن پڑھتے ہیں۔(۲)

(۱۸) عُذْتُّ، لَبِثْتُّ، اِتَّخَذْتُّ کے تمام کلمات میں ادغام اور یَلْھَثْ ذٰلِکَ اِرْکَبْ مَعَنَا میں اظہار کرتے ہیں۔(۳)

(۱۹) یٰٓـاَبَتِ کو وصلاً یٰٓاَبَتَ اور وقفاً یٰٓـاَبَۃْ پڑھتے ہیں۔(۴)

---

(۱) البدورالزاہرۃ:۲۷
(۲) الدرۃ:۱۲۳، البدورالزاہرۃ:۱۵۶
(۳) البدورالزاہرۃ:۲۷۰
(۴) اتحاف فی فضلاء البشر:۱۷۰

(۲۰) سِیئَ، سِیئَتْ میں اشمام ضمہ کرتے ہیں۔ (۱)

(۲۱) یُؤَدِّهٖ. لایُؤَدِّهٖ. نُؤْتِهٖ. نُوَلِّهٖ. وَنُصْلِهٖ. فَاَلْقِهْ. میں ھا کو ساکن کرتے ہیں۔ (۲)

(۲۲) ابن وردان رحمہ اللہ وَیَتَّقِهِ کو (بھاء الساکن) وَیَتَّقِهْ. اور یَرْضَهُ کو یَرْضَهْ. اَرْجِهْ. تُرْزَقٰنِهٖ. کو (بکسر الھاء) اَرْجِهِ. تُرْزَقٰنِهٖ. پڑھتے ہیں۔ (۳)

(۲۳) ابن جماز رحمہ اللہ وَیَتَّقِهِ کو (بکسر الھاء والصلہ) وَیَتَّقِهٖ...... وَیَتَّقِهٖ یَرْضَهُ کو (بھاء الساکن) یَرْضَهْ. اَرْجِهْ کو (بکسر الھاء مع الصلہ) اَرْجِهٖ پڑھتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) الدرۃ:۲۰

(۲) الدرۃ:۱۱۸

(۳) البدور الزاہرۃ:۱۲۱، ۱۶۳

(۴) الدرۃ:۱۱۹

قواعدِ امام یعقوب حضرمی رحمہ اللہ

(۱) بین السورتین وصل وسکتہ کرتے ہیں۔(۱)

(۲) مدِ متصل میں توسط دو الفی اور منفصل میں قصر کرتے ہیں۔(۲)

(۳) مفرد ضمیر کے علاوہ ہر ضمیر کی ھا میں ضمہ پڑھتے ہیں جب کہ وہ یائے ساکن کے بعد ہو۔ جیسے: اِلَیْهُمْ. عَلَیْهُمَا. اِلَیْهُنَّ. (۳)

(۴) میمِ جمع کے بعد ساکن حرف ہو تو میم کی حرکت کو ھا کی حرکت کے موافق پڑھتے ہیں۔ جیسے: عَلَیْهُمُ

---

(۱) البدور:۱۴

(۲) الوجوہ المسفرۃ:۸۹

(۳) الوجوہ المسفرۃ:۸۸

الـقِـتَـالُ (ھـا کا ضمہ، ماقبل یائے ساکن کی وجہ سے ہے)
بِهِمِ الاَسۡبَابُ. (۱)

(۵) کَاَیِّن فَکَاَیِّن میں یا پر وقف کرتے ہیں۔ (۲)

(۶) ﴿یٰسٓ وَّالقُرۡاٰن﴾ اور ﴿نٓ وَّالقَلَمِ﴾ میں ادغام کرتے ہیں۔ (۳)

(۷) اَعۡمٰی (اسراء) اول کا اور سورۂ نمل کے کٰـفِرِیۡنَ کا (یعقوب) اور یٰسٓ کی یا کا (روح) امالہ کرتے ہیں۔ (۴)

(۸) اَذۡھَبۡتُـمۡ (احقاف) اَنۡ کَـانَ (قلم) میں دو ہمزہ پڑھتے ہیں۔ (۵)

---

(۱) البدور الزاہرۃ: ۳۷
(۲) البدور الزاہرۃ:: ۹۲
(۳) الوجوہ المسفرۃ: ۹۱
(۴) الوجوہ المسفرۃ: ۹۲، البدور: ۲۵۶
(۵) الوجوہ المسفرۃ: ۹۲

(٩) ﴿ایَّہَ﴾ میں الف کے ساتھ ﴿ایُّھَا﴾ وقف کرتے ہیں۔(١)

(١٠) جس کلمے کے آخر سے "یا" ایسے ساکن کے ملنے کے سبب حذف ہوگئی ہو، جو تنوین کے علاوہ ہو،تو اس پر یا کے ساتھ وقف کرتے ہیں۔جیسے:یُؤتِ سے یُؤتی وغیرہ۔(٢)

(١١) ہر وہ تائے تانیث جو مفرد اسموں (بہ شرطے کہ وہ اسما بالاتفاق ائمۂ عشرہ کے پاس واحد کے صیغے سے ہو) کے آخیر میں ہوتی ہے لمبی تا سے لکھی اور پڑھی جاتی ہے،وقف بالہاء کرتے ہیں۔جیسے:نعمَتُ سے نِعْمَةُ.(٣)

---

(١) البدور:٢٩٠

(٢) الدرۃ:١٢٦

(٣) الوجوہ المسفرۃ:٩٢

(١٢) يُؤَدِّهٖ. لَايُؤَدِّهٖ. نُؤْتِهٖ. نُوَلِّهٖ. وَنُصْلِهٖ. فَاَلْقِهٖ. وَيَتَّقِهٖ میں ھا کو کسرے کے ساتھ بغیر صلے کے پڑھتے ہیں اور اَرْجِهْ میں اَرْجِئْهُ. (١)

(١٣) والصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ، اَتُمِدُّوْنَنِّ، رَبِّكَ تَّتَمَارٰى میں ادغام کرتے ہیں۔ (٢)

تنبیہ: تَتَفَكَّرُوْا ، تَتَمَارٰى ، میں اعادہ، رسم کے موافق دو تا سے ہوگا۔ (٣)

(١٤) چار قسم کے کلمات میں وقفاً ہائے سکتہ زیادہ کرتے ہیں۔ مثلاً (١) لِمَهْ ، فِيْمَهْ وغیرہ (٢) هُوَهْ، هِيَهْ وغیرہ جس حرف کے بعد بھی آئے (٣) جن کلمات کے

---

(١) الوجوہ المسفرۃ:٨٩، البدور الزاہرۃ:٢٣٦، ٣٠٨

(٢) البدور الزاہرۃ:٣٠٨

(٣) الوجوہ المسفرۃ:٩٢، البدور الزاہرۃ:١٠٣، ٢٤٠، ٨٧

آخر میں یائے متکلم مفتوح ہو۔ عَلَیَّهُ، اِلَیَّهُ، لَدَیَّهُ، فَعَلَیَّهُ، یَدَیَّهُ، بِیَدَیَّهُ، بِمُصْرِخِیَّهُ، اِبْنَتَیَّهُ، وَالِدَیَّهُ، وغیرہ۔ (۴) وہ کلمات جن کے آخر میں جمع مؤنث کا نونِ مشدد ہو، بہ شرطے کہ یہ نون ھا کے بعد ہو۔ جیسے: هُنَّهُ، عَلَیْهُنَّهُ، اِلَیْهُنَّهُ. وغیرہ۔ (۱)

(۱۵) ذیل کے سات کلمات میں وقفاً ھا کا حذف ہے۔ (۱) لَمْ یَتَسَنَّ (۲) اِقْتَدِ (۳) کِتَابِیْ (۴) حِسَابِیْ (۵) مَالِیْ (۶) سُلْطَانِیْ (۷) مَاهِیْ. (۲)

(۱۶) صرف یَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ میں ابدال کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) الوجوہ المسفرۃ:۹۲، البدور الزاہرۃ:۱۰۳، ۲۴۰، ۷۸

(۳) الوجوہ المسفرۃ:۹۲

(۲) البدور الزاہرۃ:۱۹۶

قواعدِ رویس رحمہ اللہ

(۱) میمِ جمع کے بعد ساکن یا مشدد ہو اور یا ساکن جزم یا بنا کی وجہ سے حذف ہوگئی ہو، تو ہائے ضمیر مضموم پڑھتے ہیں۔ جیسے: فَاٰتِهُمْ، یُلْهِهُمُ الاَمَلُ لیکن وَمَنْ یُوَلِّهِمْ مستثنی ہے۔(۱)

(۲) کٰفِرِیْنَ......الْکٰفِرِیْنَ میں امالہ کرتے ہیں؛ (البتہ سورۂ نمل کے کٰفِرِیْنَ کے امالہ میں یعقوب حضرمی کے ساتھ ہیں)۔(۲)

(۳) صِرَاط الصِّرَاط کو سین سے پڑھتے ہیں۔(۳)

---

(۱) الوجوہ المسفرۃ:۸۸

(۲) الوجوہ المسفرۃ:۹۲

(۳) الوجوہ المسفرۃ:۸۸

(۴) صرف مِنِ اسْتَبْرَقٍ (سورۂ رحمٰن) میں نقل کرتے ہیں۔ (۱)

(۵) قِيلَ میں اشمام کرتے ہیں۔ (۲)

(۶) اَخَذْتُّمْ...... اِتَّخَذْتُّمْ کے واحد جمع میں ادغام کرتے ہیں۔ (۳)

(۷) اَنْسَابُ بَيْنَهُمْ. كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا. وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا. اِنَّكَ كُنْتَ. ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا. میں صرف ادغام کرتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) الوجوہ المسفرۃ:۹۱

(۲) البدور الزاہرۃ:۲۱

(۳) الدرۃ:۱۲۳

(۴) الوجوہ المسفرۃ:۸۹

(۸) لَذَهَبَ بِّسَمۡعِهِمۡ (بقرہ) الکِتٰبَ بِّاَیۡدِیۡهِمۡ (بقرہ) الۡکِتٰبَ بِّالۡحَقِّ (صرف بقرہ:ع:۲۱) جَعَلَ لَّکُمۡ (۹تا۱۶ آٹھوں کلمات جوسورۂ نحل میں ہیں) وَاَنَّهٗ هُوَ (۱۷تا۲۰) نیز (نجم) کے چار کلمات میں اور لَاقِبَلَ لَّهُمۡ. ان سب کلمات میں بالخلف ادغام کرتے ہیں۔ (۱)

(۹) یٰوَیۡلَتٰی. یٰحَسۡرَتٰی. یٰاَسَفٰی اور ثَمَّہٗ میں وقفاً ہائے سکتہ زیادہ کرتے ہیں۔ (۲)

(۱۰) ومن یَاۡتِهٖ (طه) میں بغیر صلے کے نیز بِیَدِهٖ میں بھی (چار جگہ) (۳)

(۱۱) سِیۡٓءَ، سِیۡٓـَٔتۡ، حِیۡلَ، سِیۡقَ، قِیۡلَ، غِیۡضَ، جِایۡٓءَ میں اشمام ضمہ کرتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) الوجوہ المسفرۃ: ۸۹

(۲) البدور الزاہرۃ: ۲۷۷

(۳) البدور الزاہرۃ: ۲۰۵

(۴) الدرۃ المضیہ: ۲۰

قواعدِ امام خلف بزار رحمہ اللہ

(۱) بین السورتین وصل کرتے ہیں۔ (۱)

(۲) مدِ متصل منفصل میں توسط (تین الفی) کرتے ہیں۔ (۲)

(۳) میمِ جمع کے بعد ساکن یا مشدد ہو اور میمِ جمع کے ماقبل کسرہ متصل یا یائے ساکنہ ہو تو دونوں کو وصلاً ضمہ پڑھتے ہیں۔ جیسے: عَلَیۡهُمُ الۡقِتَالُ. بِهِمُ الۡاَسۡبَاب. (۳)

(۴) الذِّئۡبُ میں ابدال کرتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) الدرۃ:۱۱۶

(۲) الوجوہ المسفرۃ:۸۹

(۳) الوجوہ المسفرۃ:۸۹

(۴) البدور الزاہرۃ:۱۶۱

(۵) وَسُئِلَ،وَسُئِلُوا،فَسُئِلَ فَسُئِلُوا، ان چاروں میں نقل حرکت کرتے ہیں۔(۱)

(۶) ذوات الراء ﴿بُشْرٰی﴾ اور ذوات الیاء (۲)

(۱) الوجوہ المسفرۃ:۱۰

(۲) گیارہ سورتوں کے فواصل میں امالہ کرتے ہیں۔ وہ سورتیں یہ ہیں: طٰہٰ، نَجم، مَعَارِج، قِیامَۃ، نَازِعَات، عَبَس، اَعْلٰی، شَمْس، لَیْل، ضُحٰی اور عَلَق.

وہ ذوات الیاء جن میں صرف کسائی یا دوری علیؒ کا امالہ ہوا ہے، ان میں امالہ نہیں کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں (۱) احیا کے وہ سب کلمات جو واو کے بعد نہ ہو (۲) خَطَایَا (۳) رُءیَای رُءْیَاک (۴) هُدَایَ (۵) مَثْوَایَ (۶) مَحْیَای مَحْیَاهُم (۷) مَرْضَات (۸) هَارٍ (۹) تُقٰتِہ (۱۰) وَمَنْ عَصَانِی (۱۱) اَنْسٰنِیْہِ (۱۲) اٰتٰنِیَ الکِتَابَ (۱۳) اٰتٰنِ اللّٰہ (۱۴) وَاَوْصٰنِیْ (۱۵) دَحٰهَا (۱۶) تَلٰهَا (۱۷) طَحٰهَا (۱۸) سَجٰی

تنبیہ: وَنَحْیَا، یَحْیٰی، وَلَا یَحْیٰی میں اپنے قاعدہ کے موافق امالہ کرتے ہیں۔ عمدۃ الشغف:۲۰،۷۲،۳۰۷

﴿مُوْسٰی﴾ میں امالہ کرتے ہیں اور تَرَآءِ کے صرف را میں وصلاً امالہ کرتے ہیں، اور وقفاً دونوں (را اور ہمزہ) میں امالہ کرتے ہیں۔ (۱)

(۷) جَآءَ، شَآءَ، رَانَ، التَّوْرٰیۃُ، تَوْرٰیۃُ، لِلرُّءْیَا، کے الفات میں امالہ کرتے ہیں۔ (۲)

(۸) اَنَا اٰتِیْکَ نمل کے دونوں مواقع میں ہمزہ کا "نَا" میں نون اور ہمزہ دونوں کا امالہ کرتے ہیں۔ نیز "وَاَحْیَا" میں امالہ کرتے ہیں۔ (۳)

(۹) وہ الفات جو بین الرائین واقع ہوں، تو ان الفات کا امالہ کرتے ہیں۔ جیسے: اَبْرَارٍ (۴)

---

(۱) الدرۃ:۱۱

(۲) الدرۃ:۱۱، اتحاف:۱۱۸

(۳) البدور:۱۸۸، ۲۳۶، ۳۰۹

(۴) الوجوہ المسفرۃ:۹۲، اتحاف ۱۱۴

(۱۰) رَائی کے مابعد حرف متحرک واقع ہو تو را اور ہمزہ دونوں کا امالہ کرتے ہیں اگر مابعد حرف ساکن ہو تو وصلاً صرف را میں امالہ کرتے ہیں۔ جیسے :رائی كَوْكَباً، رَاَ الْقَمَرَ ،رَاَ الشَّمْسَ. (۱)

(۱۱) الرِّبٰوا اور کِلٰهُمَا میں امالہ کرتے ہیں؛ البتہ رِبا میں وقفاً امالہ کرتے ہیں۔(۲)

(۱۲) حروف مقطعات میں سے طٰهٰر حٰيّٰ کے پانچ کلمات کا امالہ کرتے ہیں؛ لیکن سورۂ مریم کی ہا مستثنی ہے۔(۳)

---

(۱) البدور الزاہرۃ:۱۰۷

(۲) البدور:۵۷،۱۸۶

(۳) البدور:۱۴۲،۱۹۸،۱۲۳،۲۷۹

(۱۳) اَخَذتُّم...... اِتَّخَذتُّم کے تمام مشتقات میں ادغام کرتے ہیں۔(۱)

تنبیہ: یاءاتِ اضافت کو طوالت کے اندیشے سے اصول میں جگہ نہیں دی گئی؛ البتہ فروش میں اس کو جگہ دی گئی ہے۔

(۱) الدرۃ:۱۲۳

همزتین کا بیان

همزتین فی کلمة

(۱) ءَ اَسۡجُدُ ..ءَ اُلۡقِیَ ﴿ءَ اُشۡهِدُوۡا﴾ ..ءَ اِذَا

امام ابوجعفر رحمہ اللہ : تسہیل ثانیہ مع الادخال۔

رویس رحمہ اللہ : تسہیل ثانیہ بلا ادخال۔

روح، خلف بزار رحمہما اللہ : تحقیق ہمزتین۔

(۲) **ابو جعفر** رحمہ اللہ : ءَاٰمَنۡتُمۡ (اعراف،طه،شعراء)، ءَاٰلِهَتُنَا (زخرف) تسہیل محض۔ (۱)

---

(۱) الدرة:۱۲۰،اتحاف:۶۷، ۶۹، ۷۰

ہمزتین فی کلمتین متفق الحرکۃ

(۱) جَآءَ اَجَلُهُمْ ......اَوْلِيَآءُ اُولٰئِکَ.....هٰؤُلَاءِ اِنْ

ابوجعفر، رویس رَحِمَهُمَا اللّٰہُ : ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل۔

روح ، خلف رَحِمَهُمَا اللّٰہُ : تحقیق ہمزتین۔(۱)

ہمزتین فی کلمتین مختلف الحرکه

(۱) شُهَدَآءَ اِذْ(کالیاء) جَآءَ اُمَّةً(کالواو)۔

ابوجعفر، رویس رَحِمَهُمَا اللّٰہُ : ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل ۔

روح ، خلف رَحِمَهُمَا اللّٰہُ : تحقیق ہمزتین۔(۲)

---

(۱) الدرۃ:۱۲۱،اتحاف:۲،۷۳،۷

(۲) البدور الزاہرۃ:۱۱۲،۴۰،اتحاف:۴،۷

(۲) نَشَاءُ اَصَبۡنٰھُمۡ.

ابوجعفر رویس رَحِمَهُمَا اللهُ : ہمزۂ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال۔(۱)

(۳) وَالسَّمَاءِ اَوِ ئۡتِنَا

ابوجعفر رویس رَحِمَهُمَا اللهُ : ہمزۂ ثانیہ کا یائے مفتوحہ سے ابدال۔

روح خلف رَحِمَهُمَا اللهُ : تحقیق ہمزتین۔(۲)

(۴) یَشَاءُ اِلٰی.

ابوجعفر، رویس رَحِمَهُمَا اللهُ : ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل اور واو مکسورہ سے ابدال۔

روح ، خلف رَحِمَهُمَا اللهُ : تحقیق ہمزتین۔(۳)

---

(۱) البدور الزاہرۃ:۱۲۰، اتحاف:۴۷

(۲) البدور الزاہرۃ:۵۱، اتحاف:۴۷

(۳) البدور الزاہرۃ:۴۱، اتحاف:۴۷

استفہامِ مکرر

ابو جعفر رحمہ اللہ: استفہام مکرر کے تمام کلمات میں ابو جعفر کے لیے اخبار فی الاول، استفہام فی الثانی ﴿اِذَا..ءَ اِنَّا﴾ تسہیل ثانیہ مع الادخال کے ساتھ ہے؛ لیکن واقعۃ اور صآفّٰت اول (ع:۱) میں اس کے برعکس ہے۔(۱)

امام یعقوب رحمہ اللہ: استفہام مکرر کے تمام کلمات میں امام یعقوبؒ کے لیے استفہام فی الاول، اخبار فی الثانی ﴿ءَ اِذَا......اِنَّا﴾ لیکن سورۂ عنکبوت میں اس کے برعکس ہے۔اور سورۂ نمل میں دونوں میں استفہام ہے۔جیسے:ءَ اِذَا......ءَ اِنَّا

امام خلف بزار رحمہ اللہ: استفہام مکرر کے تمام کلمات میں امام خلفؒ کے لیے استفہام فی الاول والثانی۔جیسے:ءَ اِذَا ءَ اِنَّا (۲)

---

(۱) الدرۃ:۸۲۰

(۲) الدرۃ:۸۲۰

قرائے ثلاثہ ورواۃ کے مختصر سوانح

امام ابوجعفر یزید المدنی

رحمہ اللہ: قعقعان کے فرزند آپ تابعین میں سے ہیں۔آپ رحمہ اللہ نے قرأت عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ، حضرت ابن عباس اورحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے پڑھی اوران تینوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ،حضرت ابن عباس اورحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی پڑھا اوران سب نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے،آپ کی وفات اصح قول کے موافق ۱۳۰ھ میں ہوئی۔

☆**عیسی بنِ وردان** رَحِمَہُ اللہُ : عیسی بن وردان المدنی کنیت ابو الحارث ہے، آپ رَحِمَہُ اللہُ امام ابو جعفر اور امام نافع رَحِمَہُمَا اللہُ کے بھی قدیم اصحاب میں سے ہیں۔ آپ نے امام ابو جعفر اور شیبہ رَحِمَہُمَا اللہُ سے قرآن پڑھا، پھر امام نافع رَحِمَہُ اللہُ سے بھی، آپ امام، مقری، حاذق، محقق اور ضابط کے اوصاف سے متصف ہیں سنہ ۱۶۰ھ کی حدود میں وفات ہوئی۔

☆**ابنِ جماز** رَحِمَہُ اللہُ : سلیمان بن محمد بن مسلم بن جماز الزہری المدنی رَحِمَہُ اللہُ کنیت ابو الربیع ہے، آپ نے امام ابو جعفر او رامام نافع رَحِمَہُمَا اللہُ کے ساتھ اسماعیل بن جعفر اور قتیبہ بن مہران رَحِمَہُمَا اللہُ سے بھی پڑھا، مقری، جلیل، ضابط، نبیل کے الفاظ لکھے

جاتے ہیں۔ سنہ ۱۷۰ھ کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔(۱)

امام یعقوب بصری رحمہ اللہ :

یعقوب ابوعمرو بن العلاء الحضرمی رحمہ اللہ کے بعد آپ ہی رئیس القراء تھے۔امام ابوحاتم السجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قرأت کی علل، مذاہب ،اختلافِ حروف اور مذاہبِ نحو میں سب سے بڑا عالم پایا اور لوگوں میں فقہا کے مذاہب اور حروفِ قرآن کی سب سے زیادہ روایت کرنے والا دیکھا۔ سنہ ۲۰۵ھ میں وفات ہوئی۔

(۱) عمدۃ الشغف:۴۰

☆ **رویس** رحمہ اللہ: محمد بن المتوکل اللؤلؤی البصری، کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ امام یعقوب حضرمی کے افضل اصحاب میں سے ہیں۔ آپ کے متعلق مقری، حاذق، امام فی القراءت، ماہر، مشہور، ضابط، متقن جیسے وقیع الفاظ ملتے ہیں۔ ۲۳۸ھ میں وفات ہوئی۔

☆ **روح** رحمہ اللہ: روح بن عبد المومن الہذلی، البصری، النحوی، کنیت آپ کی ابوالحسن ہے، امام یعقوب حضرمی کے اجل اور سب سے زیادہ ثقہ اصحاب میں سے ہیں۔ ۲۳۴ھ یا ۲۳۵ھ میں وفات ہوئی۔ (۱)

امام خلف البزار رحمہ اللہ: امام خلف البزار رحمہ اللہ وہی ہیں، جن کا ترجمہ امام حمزہ الزیات کے راوی کی حیثیت سے گذر چکا ہے، بعد میں

---

(۱) عمدۃ الشغف: ۳۷

آپ رحمہ اللہ نے خود بھی قراءت اختیار کیا اور مشہور ہوئے ،آپ کے بھی دو رشاگرد مشہور ہیں۔

☆**اسحاق** رحمہ اللہ :اسحاق بن ابراہیم بن عثمان بن عبداللہ المروزی ثم البغدادی الورّاق ،کنیت ابویعقوب ہے۔امام خلف کے بعد ولید بن مسلم سے پڑھا،اسحاق قیم بالقراءت ،ثقہ فی القراءت اور ضابط تھے۔ ۲۸۶ھ میں وفات پائی۔

☆**ادریس** رحمہ اللہ : ادریس بن عبدالکریم الحداد البغدادی،آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔آپ نے امام خلف عاشر کے بعد محمد بن حبیب الشمونی رحمہ اللہ سے پڑھا،امام،متقن ،ثقہ تھے۔دار قطنی سے آپ کے بارے میں سوال کیا گیا تو ''ھو ثقة فوق ثقة درجة''

فرمایا یعنی ثقہ بل کہ اس سے بھی ایک درجہ بلند۔ آپ کے بڑے جلیل القدر ائمۂ قراءات اور علما، تلامذہ میں نظر آتے ہیں۔ ۲۹۲ھ میں بہ عمر ۹۳ میں وفات ہوئی۔ (۱)

تمت

(۱) عمدۃ الشغف: ۷۰

مراجع ومصادر

الشاطبیۃ.... قاری قاسم صاحب رحمہ اللہ
غیث النفع ....ولی اللہ سیدی علی النوری الصفاقسی رحمہ اللہ
البدور الزاہرۃ.... قاری عبد الفتاح بن عبد الغنی رحمہ اللہ
عنایتِ رحمانی.... قاری فتح محمد پانی پتی رحمہ اللہ
احیاء المعانی.... قاری ظہیر الدین معروفیؒ رحمہ اللہ
شرح سبعہ.... قاری ابو محمد محی الاسلام عثمانی رحمہ اللہ
اتحاف فی فضلاء البشر.... الشیخ شہاب الدین رحمہ اللہ
اصول القراءات.... صدر القراء جمشید صاحب مدظلہ العالی
الدرۃ المضیۃ.... محمد بن محمد بن محمد علی الجزری رحمہ اللہ
الوجوہ المسفرۃ...... محمد المتولی الشافعی رحمہ اللہ
عشرۃ قرآن.... قاری ابوالحسن اعظمی مدظلہ العالی
عمدۃ الشغف.... قاری ابوالحسن اعظمی مدظلہ العالی
الفوائد المحبیہ.... قاری انیس احمد خان صاحب مدظلہ

شائقین قراءات ثلاثہ کے لئے ایک انمول تحفہ

تسهيل القراء اتِ الثلاثة

مصنف کی ایک اور کتاب " تسہیل القراءات الثلاثہ" زیرِ طبع ہے، یہ کتاب دوسو صفحات پر مشتمل ہے، جو طلبائے قرأت کے لئے ایک انمول تحفہ ہے، جس میں مؤلف نے ثلاثہ کے اصول کو ائمہ کی ترتیب سے بیان کرنے کے بعد فروش کو بہت آسان انداز سے پیش کیا ہے۔

طلبہ کی سہولت کے پیشِ نظر اس کو نقشہ کی شکل میں ڈھالا گیا ہے؛ چنان چہ ہر سطر میں پانچ کالم بنا کر ان میں

قرأت اس ترتیب سے بیان کی گئی ہے کہ پہلے کالم میں:
حوالہ، دوسرے میں: روایت حفصؒ کی قرأت، تیسرے میں:
آیت نمبر، چوتھے میں: مختلف فیہ قراء کی قرأت، پانچویں
میں: ان کے رموز بیان کیے گئے ہیں۔

عشرہ کے طلبہ پر مصنف نے اس کو آزمایا تو محسوس
ہوا کہ طلبہ کے رموز اخذ کرنے میں بے حد مفید و سہل
ثابت ہوئی؛ لہذا افادۂ عام کے لیے اب اسے زیور طبع
سے آراستہ کیا جارہا ہے ۔امید کہ طالبین اس سے
استفادہ کریں گے۔